Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 12

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

11 ربیع الاوّل 1429 ہجری 20 امان 1387 ہش 20 مارچ 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دینے کا نام توکل ہے

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُھُمۡ وَاِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡھُمۡ اِیۡمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ۔ (سورۃ الانفال: ۳)

ترجمہ: - مومن صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ انکو ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے ستر ہزار لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہونگے۔ یہ وہ لوگ ہونگے جو دوسروں کے عیوب کی تلاش میں لگے نہیں رہتے، اور نہ ہی فال لینے والے ہونگے۔ بلکہ اپنے رب پر توکل کرنے والے ہونگے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب یدخل الجنۃ سبعون الفاً.....)

☆......حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوہ ذات الرقاع میں ہم حضورؐ کے ساتھ تھے ایک دن ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس پہنچے ہم نے آنحضرتؐ کے آرام کے لئے اس کو منتخب کیا۔ اچانک ایک مشرک وہاں آ پہنچا۔ جب آپؐ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اس نے تلوار سونت لی۔ اور کہا تم مجھ سے ڈرتے ہو یا نہیں۔ حضورؐ نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے پھر کہا مجھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے آپ نے فرمایا: اللہ۔ اس پر تلوار اسکے ہاتھ سے گر پڑی۔ تو حضورؐ نے تلوار اٹھائی اور فرمایا کہ اب تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ آپ درگزر فرماویں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ تھا بھی پکا مشرک۔ اس پر اس نے کہا: نہیں۔ لیکن میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ آپ سے کبھی لڑائی نہیں کرونگا اور نہ ان لوگوں کے ساتھ شامل ہونگا جو آپ سے لڑتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں سے جا ملا اور ان سے کہنے لگا۔ میں تمہارے ہاں ایک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو لوگوں میں سب سے بہتر ہے۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”توکل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں رہتا ہے۔ اسکو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس کو پاتے ہیں۔ اور جو اس کے پیچھے دوڑے ہیں وہ اس سے محروم رہتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے وہ اگر چند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل بھی کر لیں۔ تو وہ لا حاصل ہے۔ کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ اسلام میں عمدہ لوگ وہی گزرے ہیں۔ جنہوں نے دین کے مقابلہ میں دنیا کی کچھ پرواہ نہ کی“۔

(بدر جلد ۶ ؍اگست ۱۹۰۷ ملفوظات جلد ۵ ص ۲۴۸)

”خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں۔ کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے۔ اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکل نہیں ہے۔ تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی۔ ایک شخص اونٹ پر سوار تھا آنحضرتؐ کو اس نے دیکھا تعظیم کے لئے نیچے اترا۔ اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے۔ چنانچہ اس نے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا۔ جب رسول اللہ ﷺ سے مل کر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہیں ہے۔ واپس آ کر آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ میں نے توکل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا۔ آپؐ نے فرمایا: کہ تو نے غلطی کی۔ پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا اور توکل کرتا تو ٹھیک ہوتا“۔ (بدر یکم مارچ ۱۹۰۴۔ ملفوظات جلد ۳ ص ۵۶۶)

☆☆☆☆☆

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ ؍دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۷ ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ ؍دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تاریخی اور مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت: جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۲۰ ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳۰ ؍دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان و سیکرٹری خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بھارت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ کا ہم پر نہایت فضل و احسان ہے کہ ہم صرف اڑھائی ماہ بعد خلافت احمدیہ کی پہلی صدی مکمل کر کے دوسری صدی میں داخل ہونے والے ہیں۔ جہاں یہ امر ہماری خوش قسمتی کا باعث ہے ہم پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا سلسلہ قائم فرمایا اور قرآن مجید میں بیان فرمودہ الٰہی وعدہ پورا ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی وفات کے قریب خدا تعالیٰ سے خبر پا کر جماعت احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری رہنے والے سلسلہ اور اس کی قیادت کرنے والے خدائی نمائندہ کی واضح پیشگوئیاں فرمائی تھیں تاہم بعض افراد نے غلط فہمی سے خود اس منصب پر فائز ہونے کی ریشہ دوانیاں کیں جن کا قلع قمع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے خلافت حقہ کا نظام پھر سے جاری فرما دیا۔ یہ الٰہی سلسلہ چلتا رہا جس کو ختم کرنے کیلئے ناعاقبت اندیش لوگوں نے پوری کوششیں کیں لیکن منشاء الٰہی کو کوئی ٹال نہ سکا غیر مبائعین نے ہر ممکن کوشش کی کہ خلیفہ کی بجائے انجمن کو ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین مان لیا جائے۔ بہرکیف انہوں نے خلافت کا انکار کرتے ہوئے روگردانی کی۔ اسی طرح خلافت احمدیہ کے زیرسایہ ہونے والی عظیم الشان ترقیات کو دیکھتے ہوئے اغیار کی طرف سے بھی کوششیں ہوئیں کہ کسی طرح خلافت احمدیہ کو ختم کر دیا جائے لیکن یہ سلسلہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جاری کیا تھا اور اس کے بڑھنے اور پھولنے کا وعدہ کیا تھا۔ کس طرح کوئی اسے ختم کرسکتا تھا۔ پس یکے بعد دیگرے خلافت احمدیہ کے مخالفین ناکام و نامراد ہوتے چلے گئے اور خلافت احمدیہ کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرتا چلا جارہا ہے۔ اب اللہ کے فضل سے وہ وقت قریب تر آرہا ہے جب ہم خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی منانے جارہے ہیں۔

1931ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے مسیحیت پر 40 سال پورے ہوئے تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خدا تعالیٰ کی اس غیر معمولی تائید و نصرت پر جذبات تشکر ظاہر کرنے کیلئے 5 جون 1931 کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

''یہ ایک قسم کی جوبلی ہے کیونکہ پچاس سال کی عمر کا پا جانا بڑی خوشی کی بات ہوا کرتی ہے۔ مگر پہلی بلوغت چالیس سالہ ہے اور ہمیں سب سے پہلے اس بلوغت کے آنے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ باوجود دشمنوں کی کوششوں کے ہماری جماعت چالیس سال کی عمر تک پہنچ گئی۔ اور میں سمجھتا ہوں ہمیں خاص طور پر اس تقریب پر خوشی منانی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے قوانین میں سے ایک قانون یہ بھی ہے کہ اگر بندہ اس کی نعمت پر خوشی محسوس نہیں کرتا تو وہ نعمت اس سے چھین لی جاتی ہے اور اگر خوشی محسوس کرے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرے تو زیادہ زور سے اللہ تعالیٰ کے فیضان نازل ہوتے ہیں پس میرا خیال ہے ہم کو اس سال چالیس سالہ جوبلی منانی چاہئے''۔

اس جہل سالہ جوبلی منانے کی بہترین ترکیب آپ نے یہ بیان فرمائی کہ'' سب سے بڑی جوبلی یہ ہے کہ ہم سال حال تبلیغ کیلئے مخصوص کر دیں اور اتنے جوش اور زور کے ساتھ تبلیغ میں مصروف ہو جائیں کہ ہر جماعت اپنے آپ کو کم ازکم دگنی کرے۔ یہ جوبلی ایسی ہوگی جو آئندہ نسلوں میں بطور یادگار رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے اپنی یادگاروں کے قیام کے لئے اینٹوں، پتھروں اور چونے کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ وہ دنیا میں روحانیت قائم کرنا چاہتے ہیں اور یہی انکی بہترین یادگار ہوتی ہے کہ اس مقصد کو پورا کر دیا جائے جس کے لئے وہ دنیا میں مبعوث ہوئے''۔

اور فرمایا:۔

''اس جوبلی کی یادگار کا اس کو بھی حصہ ہی قرار دے لو کہ تمام بالغ احمدی خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں کوشش تو یہ کریں کہ ہمیشہ تہجد پڑھیں لیکن اگر ہمیشہ اس پر عمل نہیں کر سکتے تو جمعہ کی رات مخصوص کر لیں اور سب اللہ تعالیٰ کے حضور متفقہ طور پر دعائیں مانگیں''۔

حضور نے 12 جون 1931ء کو جمعہ کی رات میں التزام سے تہجد پڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار فرمایا کہ اگر جماعت یہ نیکی بطور یادگار پیدا کرے تو عرش الٰہی ہل جائے گی اور'' دہریت کی رو جو اس وقت دنیا میں جاری ہے رک جائے گی اور بے دینی و الحاد کو شکست ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول شروع ہو جائے گا''

اس کے بعد 1939ء میں خلافت ثانیہ کے 25 اور جماعت احمدیہ کے قیام پر 50 سال مکمل ہونے پر بھی ایک جوبلی عظیم الشان طریق پر منائی گئی اور جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے خوشیاں منائیں۔

پھر 1989 میں جماعت احمدیہ پر سو سال کا دور مکمل ہونے پر جشن تشکر منایا گیا اور یہ سب پروگرام خلافت احمدیہ کی قیادت میں عظیم الشان طریق پر منائے گئے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے عنقریب ہم خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی منانے جارہے ہیں جس کے تمام پروگراموں کی منظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطا فرمائی ہے۔ اس کے لئے آپ نے روحانی پروگرام بھی ارشاد فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم نہایت اہتمام اور پوری توجہ سے اس پر عمل پیرا ہوں اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت سے توقع رکھی ہے کہ چندہ دہندگان میں سے کم ازکم 50 فیصدی احباب نظام وصیت میں شامل ہوں۔

پس جہاں اس عظیم الشان موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خوشیاں منانے اور اس موقعہ پر شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے اس خوشی اور سعادت مندی کا تقاضا ہے کہ ہم ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے بنیں جو ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ ہمیں خوش ہونا چاہئے اور بجا طور پر خوشی کا اظہار کرنا چاہئے کیونکہ باوجود انتہائی مخالفتوں کے اور خلافت احمدیہ کو ختم کرنے کے لئے کی جانے والی تمام کوششوں کے اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت فرمائی اور اپنے وعدوں کے مطابق خلافت احمدیہ کو زندہ و پائندہ رکھا۔ پس یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ جو ایمان لانے اور اعمال صالحہ بجا لانے والے ہیں اللہ ان میں ضرور خلیفہ بنائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں میں خلیفہ بنائے۔

پس ہمارا فرض ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے خلافت احمدیہ سے ہمیشہ وابستہ رہیں اور ان انعامات کے وارث بنتے رہیں جو اللہ تعالیٰ نے خلافت سے وابستہ رہنے والوں کے حق میں رکھے ہیں۔ پس اب جبکہ ہم خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے پروگرام منا رہے ہیں ہمیں چاہئے کہ ان میں نہایت ذوق وشوق سے حصہ لیں اپنے اندر نمایاں پاک تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے باقی بھائیوں کو بھی اس نعمت عظمیٰ سے روشناس کرائیں۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ روزانہ کم ازکم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔ ﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (البقرۃ 251)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

(روزانہ کم ازکم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔﴾ (آل عمران :9)

(ترجمہ): اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(روزانہ کم ازکم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شرّ اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم ازکم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔ (روزانہ کم ازکم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم ازکم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم ازکم 33 مرتبہ پڑھیں۔

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

خطبہ جمعہ

پاکیزگی صرف ظاہری عبادتوں سے نہیں ہے بلکہ دلوں کی حالت پاکیزہ بنانے سے ہے اور دلوں کی پاکیزگی عبادتوں کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق ادا کرنے سے ہوتی ہے

آج دلوں کی پاکیزگی آنحضرت ﷺ کے اس غلام صادق سے وابستہ ہو کر ہی ہونی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی ایک جماعت ہے جس نے نفوس میں بھی اور اموال میں بھی بڑھنا ہے اور بڑھ رہی ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس بڑھنے کو نہیں روک سکتی۔ کیونکہ یہ مزکّی حقیقی کے عاشق صادق کی جماعت ہے۔ پس جہاں جہاں بھی مخالفتیں ہو رہی ہیں انہیں میں کہتا ہوں اپنے حوصلے بلند رکھیں اور کسی بھی مخالفت سے گھبرانے کی بجائے اپنے دلوں کو پاک کرنے کے سامان پیدا کرتے چلے جائیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا میں وَیُزَکِّیۡھِمۡ کے مختلف معانی کے لحاظ سے آنحضرت ﷺ کی ذاتِ اقدس میں اس دعا کی قبولیت کے مختلف پہلوؤں کا ایمان افروز تذکرہ اور احباب کو قیمتی نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ 25/جنوری 2008ء بمطابق 25/صلح 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ- اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (البقرۃ:130)

آج اس آیت میں بیان کردہ ابراہیمی دعا کے چوتھے پہلو یا اس عظیم رسول کی چوتھی خصوصیت کا ذکر کروں گا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک آئندہ تاقیامت رہنے والے زمانے کے لئے آنے والے اس خاتم النبیّین میں ہونی چاہئے اور وہ دعا یہ تھی "وَیُزَکِّیۡھِمۡ" اور وہ ان کا جو اس کے ماننے والے ہوں تزکیہ کردے۔

اب اگر دیکھا جائے تو ہر نبی جو خدا تعالیٰ دنیا میں بھیجتا رہا ہے، اس کا کام ایسی تعلیم دینا ہی ہوتا ہے۔ ایسے عمل بجالانے کی تلقین کرنا ہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور جن سے ماننے والوں کا تزکیہ بھی ہو۔ تو یہاں یہ کون سا خاص تزکیہ ہے؟

جیسا کہ میں پہلے خطبات میں بتا چکا ہوں کہ اس عظیم رسول پر اترنے والی آیات بھی خاص مقام کی حامل تھیں۔ آپ پر اترنے والی آیات ایسی محکم تھیں جن کا کبھی پہلے کسی شریعت میں ذکر نہیں ہوا۔ آپؐ پر اترنے والی شریعت ایسی کتابی شکل میں موجود ہے اور آج تک موجود ہے جیسی پہلے دن تھی اور یہ تعلیم جو آنحضرت ﷺ پر اتری، ایسی پُر حکمت ہے جس کے ہر حکم کی دلیل بیان کی گئی ہے، اس کی حکمت بیان کی گئی ہے۔ جو ہمیں کسی دوسری شرعی کتاب میں نظر نہیں آتی۔

پس اس دعا میں تزکیہ کرنے کے معیار بھی وہی مانگے گئے ہیں، یا مانگے گئے تھے جو اس دعا کے پہلے تین حصوں کے لئے مانگے گئے تھے۔ یعنی ایسی پر حکمت تعلیم جو اتاری گئی ہے جس کا ہر ہر لفظ ایک آیت اور نشان ہے اس کے ذریعہ سے جب تزکیہ ہو تو وہ بھی ایسے اعلیٰ معیار کا ہو جس کا کوئی پہلی تعلیم مقابلہ نہ کرسکے۔ کیونکہ اس تعلیم کے ذریعے تزکیہ کا سامان تاقیامت رہنا ہے۔ تاقیامت اس کے ذریعہ سے تزکیہ ہوتے رہنا ہے اس لئے ہر زمانے کی برائیوں سے پاک کرنے کا سامان اس تعلیم میں موجود ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے دعا کے اس حصے کو بھی قبول فرمایا اور قبولیت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا وَیُزَکِّیۡھِمۡ کہ وہ نبی جو مبعوث ہوا وہ تمہیں پاک کرتا ہے۔ جب ایسی عظیم آیات سے بھری ہوئی پر حکمت تعلیم مل گئی جس نے نہ سابقہ، نہ آئندہ تاقیامت آنے والے کسی معاملے کو بھی نہیں چھوڑا تو تزکیہ والا حصہ کس طرح خالی رہ سکتا تھا۔ پس آنحضرت ﷺ اب تاقیامت پیدا ہونے والے ہر شخص کے لئے مزکّی ہیں اور اب کوئی شخص حقیقی تزکیہ حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ آپؐ کے دامن کو پکڑتے ہوئے آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم پر ایمان نہیں لاتا۔

تزکیہ سے متعلق چند باتیں بیان کرنے سے پہلے اس کے لغوی معنی بتا دیتا ہوں تاکہ اس کی وسعت کا اندازہ ہو سکے۔ زکّی کے ایک معنی ہیں بڑھایا اور نشوونما کی۔ دوسرے معنی ہیں: تطہیر کرنے یا پاک کرنے کے۔ اور پھر یہ بات جو میں نے پہلے بیان کی تھی کہ بڑھانا یا نشوونما پانا۔ یہ بھی دو طرح کا ہے۔ ایک ذات میں بڑھنا اور بڑا ہونا۔ دوسرے سامان اور تعداد میں بڑھنا۔ اور پھر تطہیر بھی دو طرح کی ہے۔ ایک ظاہری پاکیزگی اور طہارت ہے۔ اور دوسرے اندرونی پاکیزگی اور طہارت ہے۔

پس اس لحاظ سے اس لفظ کی حضرت مصلح موعودؓ نے جو جامع تعریف کی ہے وہ یہ ہے کہ وہ انہیں پاک کرے گا۔ نہ صرف دماغوں کو پاک کرے گا بلکہ حکمت سکھا کر دلوں کو بھی پاک کرے گا اور پھر اس تطہیر کی وجہ سے دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے بھر جائیں گے یہاں تک کہ وہ ماننے والے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی صفات میں جذب کرلیں گے۔ عام انسان تو نظر آئیں گے لیکن اس طرح کے عام انسان نہیں ہوں گے بلکہ خدا نمائی کا آئینہ دکھائی دیں گے۔ یعنی ہر دیکھنے والا ان سے فیض پانے والا ہوگا۔ ان کے اندر سے خدائی صفات ظاہر ہو رہی ہوں گی۔ ان کو دیکھ کر دیکھنے والے یہ سمجھ جائیں گے کہ یہ اللہ والے لوگ ہیں اور ان سے ملنے والے بھی پاک اور اللہ کے خالص بندے ہیں۔ پس یہ بات ہمارا بھی مدعا اور مقصود ہونی چاہئے اور اس کے لئے ہماری کوشش بھی جاری رہنی چاہئے تبھی ہم اس مزکّی حقیقی کی لائی ہوئی تعلیم سے حقیقی رنگ میں فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں تزکیہ اور تطہیر کا یہ رنگ جو ہمیں آپؐ کی تعلیم اور قوت قدسی کی وجہ سے صحابہؓ میں چڑھا ہوا نظر آتا ہے وہ بھی ایک خاص نشان ہے اور اس زمانے کے عرب معاشرے میں یہ عظیم انقلاب اس عظیم نبی کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے با اخلاق انسان بنایا یعنی سچے اور واقعی اخلاق کے مرکز اعتدال پر قائم کیا اور پھر با اخلاق انسان سے باخدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا"۔

(تبلیغِ رسالت جلد نمبر 6 صفحہ 9)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"واضح ہو کہ قرآن کریم اس محاورے سے بھرا پڑا ہے کہ دنیا مر چکی تھی اور خدا تعالیٰ نے اپنے اس نبی خاتم الانبیاء ﷺ کو بھیج کر نئے سرے سے دنیا کو زندہ کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا (الحدید:18) یعنی یہ بات سن رکھو کہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد خدا تعالیٰ زندہ کرتا ہے۔ پھر اس کے مطابق آنحضرت ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں فرماتا ہے وَاَیَّدَہُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡہُ (المجادلہ :23) یعنی ان کو روح القدس کے ساتھ مدد دی۔ اور روح القدس کی مدد یہ ہے کہ دلوں کو زندہ کرتا ہے اور روحانی موت سے نجات بخشتا ہے اور پاکیزہ قوتیں اور پاکیزہ حواس اور پاک علم عطا فرماتا ہے اور علوم یقینیہ اور براہین قطعیہ سے خدا تعالیٰ کے مقام قرب تک پہنچا دیتا ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام ۔روحانی خزائن جلد نمبر 5صفحہ نمبر 194تا 195)

پس یہ ہے اس مزکی کی قوت قدسی اور تعلیم کا اثر کہ وہی لوگ جو وحشی تھے جن کے دل کینوں اور بغضوں سے بھرے ہوئے تھے جو شراب،نشہ،جوا،زنا جیسی بیماریوں میں مبتلا تھے۔جو اپنے باپوں کی بیویوں کو بھی ورثے میں بانٹا کرتے تھے۔جو ذرا ذراسی بات پر بھڑک جاتے تھے اور قتل و غارت کا بازار گرم ہو جاتا تھا اور پھر یہ سلسلہ سالوں تک چلتا تھا۔لیکن جب اسلام کی آغوش میں آئے تو یہی قربانیاں لینے والے لوگ قربانیاں دینے والے بن گئے۔وہی جو کینوں اور بغضوں سے بھرے ہوئے تھے عفو و درگزر سے کام لینے والے بن گئے۔وہی جو شراب کے نشے میں دھت رہنے والے تھے اور پانی کی طرح شراب پینے والے تھے شراب کی ممانعت کا اعلان سنتے ہی شراب کے ہونٹوں سے لگے ہوئے پیالوں کو پھینکنے والے بن گئے۔وہی جن کے مٹکوں میں پانی کی بجائے شراب ہوتی تھی ایک آواز پر مٹکوں کو توڑنے والے بن گئے اور مدینہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہنے لگ گئی۔وہی جن کے دن اور رات برائیوں اور گناہوں سے بھرے ہوئے تھے خدمت دین اور عبادت سے اپنے دن اور رات سجانے لگے۔وہی جو مجلسوں کے رسیا تھے گوشہ خلوت میں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑانے والے بن گئے۔

پس یہ انقلاب ان میں اس لئے آیا کہ انہوں نے اس مزّکی کی قوت قدسی اور پاک تعلیم سے فیض پایا۔ایک جذبے اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں پاک قوتیں عطا فرمائیں جن سے ان کی سوچوں کے دھارے بدل گئے۔وہی جو اس برائی کو برائی نہ سمجھتے تھے نیکی کے اعلیٰ معیاروں کے حصول میں سرگرداں ہو گئے۔وہی جو جہالت کے اندھیرے گڑھوں میں پڑے ہوئے تھے علم و فضل کے خزانے بن گئے۔آنحضرت ﷺ کی مجلسوں کی صحبت سے نہ صرف ان کے اپنے دل پاک ہوئے بلکہ وہ پاک علم پھیلانے والے بن گئے۔خدا تعالیٰ کی ذات پر ان کا یقین کامل ہوا اور روشن نشانوں سے انہوں نے اپنے رب کو پہچانا۔360 بتوں کی بجائے خدا تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی ذات پر ایمان ہر روز بڑھتا چلا گیا۔ہر روز انہوں نے خدا کی ذات کو نئی شان سے دیکھا اور جانا۔اور پھر جب ایسے پاک دل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ یعنی اپنے کلام سے،روح القدس سے ان کی مدد کی۔

پس یہ انقلاب تھا جو یہ عظیم رسول اس زمانے کے جاہل عربوں میں لایا۔ایسا تزکیہ کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں اس عظیم رسول کا زمانہ تا قیامت ہے اس لئے اس تعلیم سے بھی ہمیشہ ان لوگوں کا تزکیہ ہوتا رہے گا جو حقیقی رنگ میں اس سے فیض پانے والے ہوں گے۔اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے۔

جیسا کہ ہم نے لغوی معنوں میں دیکھا ہے کہ '' یُزَکِّیْھِم '' کے معنی یہ بنیں گے کہ ان کی تعداد بڑھائے گا۔ یعنی اس کلام کی غیر معمولی تاثیر کی وجہ سے جو اس پر اترا لوگ اسے قبول کرتے چلے جائیں گے اور ایک وقت آئے گا جب اس عظیم رسول کا دین یعنی اسلام تمام دینوں پر غالب ہوگا۔یہ انقلاب جو لوگوں کی طبائع میں آپؐ نے پیدا کیا۔لوگوں کی سوچیں اور ذہنیتیں بدلیں۔ان کے دماغوں اور دلوں کو یکسر بدل ڈالا۔یہ ایک دن میں تو نہیں آیا تھا۔پہلے دن تو تمام عرب نے پاکیزگی اختیار نہیں کر لی تھی۔آہستہ آہستہ اس تعلیم سے انقلاب آنے لگا جس جس طرح لوگ عقل سے کام لیتے چلے گئے۔بعض ایسے لوگ ہیں جن کا تزکیہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ان کا تزکیہ نہیں ہو سکتا یہ تو عذاب کے مورد بننے والے لوگ ہیں۔مکہ میں مخالفت بڑھی تو مدینہ میں اللہ تعالیٰ نے راستے کھول دیئے اور آہستہ آہستہ تمام عرب حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق ابراہیمی دعا کو سنتے ہوئے اس عظیم رسول کے ذریعہ سے پشتوں کے بگڑے ہوؤں کو سیدھا کر دیا۔وہی ہندہ جو میدان جنگ میں شہید ہونے والے آنحضرت ﷺ کے چچا کا کلیجہ چبانے والی تھی جب اسلام قبول کر کے پاک دل ہوئی تو عبادت گزار بن گئی۔

پس جب ہم یہ نظارے دیکھتے ہیں،ان واقعات کو سنتے ہیں تو دل اس یقین سے بھر جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آج بھی ہم پورا ہوتا ہوا دیکھیں گے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح و مہدی کو بھیج کر آنحضرت ﷺ کے مشن کی تکمیل کا اعلان فرمایا ہے۔پس اگر کہیں عارضی روکیں جماعت کی راہ میں حائل ہوتی ہیں تو یہ کسی بھی قسم کی مایوسی پیدا کرنے والی نہیں ہونی چاہئیں۔اسلام کی ابتدائی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب تک اس مزّکی کی لائی ہوئی تعلیم سے چمٹے رہیں گے یا وہ لوگ چمٹے رہے،سابقہ تاریخ یہی کہتی ہے کہ جب تک وہ لوگ چمٹے رہے، حقیقی طور پر اس پر عمل پیرا رہے تو لوگوں کے دل جیتتے ہوئے انہیں اسلام کی آغوش میں لاتے چلے گئے۔ان کے تزکیہ کے سامان ہوتے چلے گئے۔

اور آج مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی ہم نے یہی نظارے دیکھے ہیں۔ہمارا کام اپنے تزکیہ کے لئے اس تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنا ہے اور پھر چاہے دنیا جتنا زور لگا لے اس الٰہی وعدے کو نہیں ٹال سکتی کہ اس دین نے غالب آنا ہے۔پاکستان میں احمدیوں کے خلاف قانون پاس ہونے سے کیا جماعت کی ترقی رک گئی؟ ہر احمدی جانتا ہے کہ رکنے کا تو سوال ہی نہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس تیزی کے ساتھ چھلانگیں مارتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے جس کا پہلے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔پس جن جن ملکوں میں جماعت کی مخالفت آج ہو رہی ہے انہیں بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ،ایک راستہ بند ہوگا تو ہزاروں راستے اللہ تعالیٰ کھول دے گا۔

انڈونیشیا میں آجکل مُلّانوں کے دباؤ کی وجہ سے حکومت جماعت پر بعض سختیاں کر رہی ہے جن میں یہ بھی ہے کہ بعض ایسی باتیں منوانے کی کوشش کر رہے ہیں جو ہمارا نکتہ نظر ہی نہیں ہیں۔تو میں انڈونیشین احمدیوں سے بھی کہتا ہوں کہ اگر حکومت اپنی بزدلی کے نتیجے میں یا اس وجہ سے جماعت پر پابندی لگاتی ہے،ملانوں کے ڈر سے جماعت پر پابندی لگاتی ہے تو لگا لے۔اچھا ہے پاک لوگوں کی جماعت مزید نکھر کر دنیا کے سامنے آ جائے گی۔یہ تسلی رکھیں کہ اس سے انشاء اللہ جماعت کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔آج تک کی جماعت کی جو تاریخ ہے اس بات کی گواہ ہے کہ ہر راستے کی روک نے اونچا اڑانے کے لئے ایندھن کا کام کیا ہے۔پس ہم علی وجہ البصیرت اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہی مسیح و مہدی ہیں جن کے آنے کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی تھی تا کہ اس اندھیرے زمانے میں دلوں کو پاک کر کے روشنی بخشیں اور خدا سے ملائیں۔پس آپؑ کا مقام مسیح و مہدی ہونے کی حیثیت سے،آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے غیر شرعی نبی ہونے کا دیا ہے اور اس لحاظ سے آپؑ نبی ہیں اور آج دلوں کی پاکیزگی آنحضرت ﷺ کے اس غلام صادق سے وابستہ ہو کر ہی ہونی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی ایک جماعت ہے جس نے نفوس میں بھی اور اموال میں بھی بڑھنا ہے اور بڑھ رہی ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس بڑھنے کو نہیں روک سکتی۔کیونکہ یہ مزّکی حقیقی کے عاشق صادق کی جماعت ہے۔پس جہاں جہاں بھی مخالفتیں ہو رہی ہیں انہیں میں کہتا ہوں اپنے حوصلے بلند رکھیں اور کسی بھی مخالفت سے گھبرانے کی بجائے اپنے دلوں کو پاک کرنے کے سامان پیدا کرتے چلے جائیں۔مزید بڑھ کر اس مزّکی کی تعلیم سے فیضیاب ہونے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔جتنے دل پاک ہوتے جائیں گے روح القدس کی تائید شامل ہوتی جائے گی،انشاء اللہ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہماری تعداد بڑھتی چلی جائے گی۔پس ایک مومن کا فرض ہے کہ یُزَکِّیْ کے معنوں پر غور کرتے ہوئے عمل کرنے کی کوشش کرے جس سے ہم انشاء اللہ تعالیٰ دینی اور دنیاوی دونوں طور پر ترقی کرتے چلے جائیں گے۔

اس بارے میں ہمیں قرآن کریم نے کیا احکامات دیئے ہیں اور آنحضرت ﷺ نے کیا نصائح فرمائی ہیں ان کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور یہ تبھی ہوگا جب ہم قرآن کریم پر غور کرنے والے اور روزانہ تلاوت کرنے والے ہوں گے۔دلوں کی پاکیزگی کے چند ایک احکامات مَیں پیش کرتا ہوں۔

پہلی بات جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔کسی قوم کے امراء میں ان کی دولت کی وجہ سے بڑائی پیدا ہو جاتی ہے اور دولت بڑھنے کے ساتھ ساتھ لالچ بڑھتا ہے۔اپنے ذاتی خزانے بھرنے کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہوتی ہے۔بعض اوقات دوسروں کا حق مار کر بھی اپنے خزانے بھرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ذرا ذرا سی بات پر غریبوں کا حق مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔بعض تو میں نے دیکھا ہے کہ بہانوں کی تلاش میں ہوتے ہیں کہ کسی طرح ملازمین کے پیسے کاٹتے رہیں۔اسلام نے ان باتوں کو ناپسند فرمایا ہے بلکہ یہ چیزیں ظلم ہیں اور ظلم بہت بڑا گناہ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا۔حرص،بخل اور کینہ سے بچو کیونکہ حرص،بخل اور کینہ نے پہلوں کو ہلاک کیا،اس نے ان کو خون ریزی پر آمادہ کیا اور ان سے قابل احترام چیزوں کی بے حرمتی کروائی

(صحیح مسلم ۔کتاب البر و الصلۃ و الاداب ۔باب تحریم الظلم)

پھر ایک حدیث ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ ہم نے عرض کیا جس کے پاس نہ روپیہ ہو نہ سامان۔حضورؐ نے فرمایا میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز،روزہ وغیرہ عبادات ایسے اعمال لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی،کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا،کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا،کسی کو مارا ہوگا۔پس ان مظلوموں کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔اس شخص کی ساری عبادتیں ان مظلوموں کی طرف چلی جائیں گی۔یہاں تک کہ ان کے حقوق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کے گناہ اس کے ذمے ڈال دیئے جائیں گے اور اس طرح جنت کی بجائے اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔یہی شخص دراصل مفلس ہے۔

(صحیح مسلم ۔کتاب البر و الصلۃ و الاداب ۔باب تحریم الظلم)

پس ایسے لوگ جو عبادات تو کرتے ہیں بعض دفعہ جماعتی طور پر چندے بھی بڑھ بڑھ کر دے رہے ہوتے ہیں لیکن دوسروں کے حق مارنے والے ہیں،ایسے لوگ ظالم ہیں جن کا بیان اس حدیث میں ہوا ہے اور اس ظلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے تو مفلس ہونے کی حالت میں حاضر ہوں گے۔پاکیزگی صرف ظاہری عبادتوں سے نہیں ہے بلکہ دلوں کی حالت پاکیزہ بنانے سے ہے اور دلوں کی پاکیزگی عبادتوں کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق ادا کرنے سے ہوتی ہے۔پس امراء کا غریبوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے ان کے لئے مالی قربانیاں دینا،انہیں پاک کرنے کا باعث بنتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا (التوبۃ:103) یعنی اے رسول ان کے مالوں سے صدقہ لے تا کہ انہیں پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان کرے۔ان کا تزکیہ کرے۔یعنی یہ صدقہ مومنوں کے مال میں بھی برکت کا موجب ہوگا اور ان کے نفوس میں بھی برکت کا موجب ہوگا۔بشرطیکہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیا جائے .اور یہ مال جو امیروں سے لیا جائے گا پھر قوم کے کمزور طبقے پر خرچ ہوگا جو پھر ان کمزور لوگوں کے مال میں اضافے کا بھی باعث بن سکتا ہے اور ان غریبوں میں سے کئی حالات اچھے ہونے کی وجہ سے پھر اس قابل ہو جائیں گے کہ جو پھر خود اپنے مال کو صاف کرنے کے لئے صدقہ کرنے والے ہوں گے، زکوٰۃ دینے والے ہوں گے، چندوں میں بڑھنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ خوبصورت تعلیم ہے جو اس پاک نبی ﷺ کے ذریعہ

ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے اتاری، جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور جس سے تزکیہ کا صحیح مفہوم سمجھ آتا ہے اور پھر صرف صدقہ اور چندے کا حکم ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی بتا دیا کہ کن کن جگہوں پر وہ خرچ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (التوبة:60) کہ صدقات تو محض محتاجوں اور مسکینوں اور ان صدقات کا انتظام کرنے والوں اور جن کی تالیف قلب کی جارہی ہے اور گردنوں کو آزاد کرانے اور چٹی میں مبتلا لوگوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں عمومی خرچ کرنے اور مسافروں کے لئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا، بہت حکمت والا ہے۔

حقوق ادا کرنے کے لئے اسلامی نظام حکومت کی اب یہ ایک ذمہ داری بتائی گئی ہے۔ پہلے تو یہ بتایا کہ فقراء پر خرچ کرو یعنی جو بہت زیادہ غربت زدہ ہیں، بیمار ہیں، علاج معالجے کی سہولت مہیا نہیں کر سکتے۔ پھر مساکین ہیں جو کام کی خواہش رکھتے ہوئے بھی سرمائے کی کمی کی وجہ سے کام نہیں کر سکتے۔ ان کی اگر مالی مدد کی جائے تو بہت سی برائیوں سے بچ جائیں گے اور پاک معاشرے کا حصہ بن جائیں گے۔

پھر یہ زکوٰۃ، صدقات کا روپیہ ان پر خرچ کرنے کی اجازت ہے جو حکومتی کارندے یا مال جمع کرنے کے لئے متعین کئے گئے ہیں یا کوئی اور حکومتی کام کر رہے ہیں۔

پھر تالیف قلب ہے اس کے لئے خرچ کیا جائے۔ پہلے زمانے میں یہ خرچ ان لوگوں پر بھی ہوتا تھا جو اسلام قبول کرنا چاہتے تھے لیکن بعض پابندیوں کی وجہ سے اسلام قبول نہیں کر سکتے تھے۔ معاشرے کی پابندیوں میں جکڑے ہوتے تھے۔ یا پھر بعض نئے مسلمان ہونے والے جن کو اپنے معاشرے سے علیحدہ ہونے کی وجہ سے مالی تکلیفوں کا سامنا تھا تو ان کے لئے یہ رقم خرچ کی جاسکتی تھی اور کی جاتی تھی لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ اسلام جو ہے وہ رقم دے کر یا پیسے دے کر مسلمان بنواتا ہے بلکہ جو مجبور ہیں خود اس بات کا مطالبہ کریں کہ ہماری بعض مجبوریاں ہیں۔ ہمارے بعض مالی بندھن ہیں اگر ہمیں اس سے آزاد کر دیا جائے تو ہم اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں یا بعض پابندیاں ہیں ان سے آزاد ہونا چاہتے ہیں تو ان کے لئے خرچ کرنے کی اجازت ہے۔ آجکل تبلیغ کے ذرائع ان لوگوں کو مہیا کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ تالیف قلب میں یہ ساری چیزیں آجاتی ہیں۔

پھر غلاموں کی آزادی ہے۔ اُس زمانے میں تو غلام رکھنے کا رواج تھا، آج تو یہ نہیں ہے۔ لیکن بدقسمتی سے بعض امراء نے بعض جاگیرداروں نے غریبوں کو قرض دے کر اپنا غلام بنایا ہوتا ہے اور نہ وہ قرض اترتا ہے اور نہ ہی یہ نوکری کی صورت میں غلامی ختم ہوتی ہے۔ پاکستان میں بھی اس کا بہت رواج ہے۔ خاص طور پر بھٹے والوں میں یا زمینداروں میں۔ بعض جگہ پر تو اب اس کے خلاف کچھ آوازیں اٹھنی شروع ہوئی ہیں۔ لیکن یہ حکومت کا کام ہے کہ ان کو آزاد کرائے۔ جو مالک ہیں ان کو بھی محروم نہ کرے۔ جو مزدور ہے اس کو بھی محروم نہ کرے تا کہ کسی بھی قسم کا ایسا ردعمل نہ ہو جو بجائے پاکیزگی پیدا کرنے کے فساد کا موجب بن رہا ہو۔

پھر جن کو کاروبار میں نقصان ہوئے ہوں ان پر خرچ ہوسکتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں عمومی خرچ پر یہ رقم خرچ ہوسکتی ہے یعنی ہر اچھے اور نیک کام پر جس کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس پر یہ رقم خرچ ہوسکتی ہے۔

پھر مسافروں کے لئے ایسے مسافر جو بعض دفعہ رقم کی کمی کی وجہ سے راستوں میں پھنس گئے ہوتے ہیں یا پھر ایسے لوگ جو علم کی تلاش میں نکلنے والے ہیں ان کو اگر خرچ کی کمی ہو تو ان کے لئے یہ رقم خرچ ہوسکتی ہے۔

تو یہ جو سارے احکامات ہیں، یہ معاشرے کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتری ہوئی کتاب کے ذریعہ سے ہم تک پہنچائے ہیں۔ اگر اسلامی حکومتیں نیک نیتی سے ان باتوں پر عمل شروع کر دیں تو پھر اسلام اور مسلمانوں کا ایک ایسا تصور دنیا کے سامنے ابھرے گا جس کا کوئی نظام مقابلہ نہیں کر سکتا اور ہر قسم کے اعتراضات جو اسلام پر کئے جاتے ہیں خود بخود مٹتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ نہ کسی مذہب کی تعلیم اس کے مقابلے پر ہے، نہ کوئی معاشی نظام اس کے مقابلے پر ہے اور اسلام کا معاشی نظام کیونکہ سود کے بغیر ہے اور پاک دل ہو کر حقوق العباد ادا کرنے کے لئے ہے اس لئے غیر ضروری بوجھ بھی کسی پر نہیں پڑتا۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے محدود طور پر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن وسائل اتنے محدود ہیں کہ باوجود خواہش کے اس پر عمل نہیں ہوسکتا لیکن اگر حقیقی رنگ میں حکومتیں ہیں جو حکومتی نظام چلا رہی ہیں، ان کے پاس وسائل بھی ہوتے ہیں وہ یہ بہتر طور پر کر سکتی ہیں۔ پاکستان کے وسائل کو بھی اگر صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو اتنے وسائل ہیں کہ پاکستان میں غربت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

تو قرآن کریم کی تعلیم ایک ایسی خوبصورت تعلیم ہے جو ہر پہلو سے معاشرے کا تزکیہ کرتی ہے اور اسلامی حکومت میں رہنے والے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم بھی تزکیے پر مبنی اس معاشی نظام سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پھر تزکیے سے ظاہری صفائی بھی مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ (البقرہ :223) یعنی اللہ تعالیٰ ان سے جو بار بار اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جو ظاہری اور باطنی صفائی کرنے والے ہیں ان سے محبت کرتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتے ہوئے جھکنا، غلطیوں پر نادم ہو کر استغفار کرنا دل کی صفائی کا باعث ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ ظاہری صفائی پسند فرماتا ہے اور نظافت اور صفائی کے بارے میں خاص طور پر ہدایت ہے۔ دانتوں کی صفائی ہے، کپڑوں کی صفائی ہے جسم کی صفائی ہے، ماحول کی صفائی ہے اور عبادت کرنے کے لئے بھی ظاہری صفائی یعنی وضو کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں مسلمانوں میں صفائی کا معیار اتنا نہیں جتنی اس بارے میں نصیحت کی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جمعہ والے دن خاص طور پر نہانے اور خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔ مسجد میں آتے ہوئے ایسی چیزیں کھانے سے منع کیا ہے جن سے بو آتی ہو۔ پھر ماحول کی صفائی ہے۔ ہم نے، عموماً ہمارے بعض لوگوں نے جو خاص طور پر غریب ممالک ہیں یہ تصور کر لیا ہے، پاکستان بھی ان میں شامل ہے کہ اگر غربت ہو تو گندگی بھی ضروری ہے حالانکہ اپنے ماحول کی صفائی سے غربت یا امارت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ الطهور شطر الايمان۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے یہ روایت ہے آپؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ الطهور شطر الايمان کہ طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا یہ ایمان کا ایک حصہ ہے۔ (صحيح مسلم ۔ كتا ب الطهارة ۔ باب فضل الوضوء)

حضرت عطا بن یسار بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص پراگندہ بال اور بکھری داڑھی والا آیا حضور ﷺ نے اسے اشارے سے سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ سر کے اور داڑھی کے بال درست کرو اور جب وہ سر کے بال ٹھیک ٹھاک کر کے آیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا یہ بھلی شکل بہتر ہے یا یہ کہ انسان کے بال اس طرح بکھرے اور پراگندہ ہوں کہ شیطان اور بھوت لگے۔

(موطأ امام مالک ۔ کتاب الجامع ۔ باب اصلاح الشعر)

آجکل ہمارے ہاں بعضوں کو خیال ہے کہ جو اللہ والے ہوتے ہیں ان کے لباس بھی گندے ہونے چاہئیں اور حلیہ بھی بگڑا ہوا ہونا چاہئے اور ان میں سے بو بھی آنی چاہئے تو یہ حدیث اس کی نفی کرتی ہے۔ آجکل یہاں بھی میں نے دیکھا ہے بعض دفعہ میں سیر سے آتا ہوں، بچے سکول جاتے ہیں، یہاں کے مقامی بچے تو ہیں ہی، ہمارے بعض پاکستانی بچے بھی ہیں اور بعض احمدی بھی کہ بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ لگتا ہے کہ بس سو کے اٹھے ہیں اور اسی طرح اٹھ کر سکول جانا شروع ہو گئے ہیں۔ تو ماں باپ کو چاہئے کہ بچوں کی تربیت بھی ابھی سے اس عمر میں کریں کہ صبح اٹھیں، تیار ہوں، بال سنواریں، منہ ہاتھ دھوئیں اور وقت پہ اٹھیں تا کہ وقت پہ تیار ہو کر سکول جاسکیں اور خود بھی ماں باپ اپنی صفائی کا خیال رکھیں۔ جن گرم ممالک میں پسینہ زیادہ آتا ہے وہاں خاص طور پر جسمانی صفائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ پانی اگر میسر ہے، بعض جگہ تو پانی بھی میسر نہیں ہوتا لیکن بہرحال ایک دفعہ ضرور نہانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تو یہ باتیں ہیں جن کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ صفائی ہے، یہ ستھرائی ہے، یہ ایمان کا حصہ ہے۔ پھر دل کی صفائی ہے، جس سے تزکیہ ہوتا ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ صحابہ نے کس طرح اپنا تزکیہ کیا اور برائیوں کا خاتمہ کیا۔

میں یہاں چند ایک برائیوں کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں جس نے باوجود اس کے کہ دلوں میں نیکی موجود ہے لیکن پھر بھی بعض احمدیوں کے دلوں میں بھی یہ برائیاں پیدا کر دی ہیں۔ اور نیکی اور برائی ایک ساتھ نہیں رہ سکتے، یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اگر برائیاں بڑھتی رہیں یا قائم رہیں تو نیکیوں کو نکال دیتی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے دلوں میں نیکیوں کے قدم مضبوط ہوں اور برائیوں کو باہر نکالیں تا کہ تزکیہ قلب حقیقی رنگ میں ہو۔ ان برائیوں میں سے ایک حسد ہے۔ ایک جھوٹ ہے۔ پھر قرض لینے کی عادت ہے اور قرض نہ واپس کرنے کی عادت ہے۔ تو آجکل کے معاشرے میں ان باتوں نے بہت سے مسائل پیدا کئے ہوئے ہیں، اس لئے ان کا بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

حسد سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی ہے کہ یہ دعا کرو: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ۔ (الفلق: 6) کہ حاسد کے حسد سے اللہ تعالیٰ بچائے۔ جب ایک مومن خود بچنے کی دعا کرے گا تو پھر ایک پاک دل مومن یہ بھی کوشش کرے گا کہ دوسرے سے حسد کرنے سے بھی بچے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن اور گھاس کو بھسم کر دیتی ہے۔

(ابو داؤد ۔ کتاب الادب ۔ باب فی الحسد ۔ سنن ابن ماجه ۔ ابواب الزهد ۔ باب الحسد)

نیکیاں جو ہیں وہ حسد سے بالکل ختم ہو جاتی ہیں جل کے راکھ ہو جاتی ہیں۔

پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بے رخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو باہمی تعلقات نہ توڑو، بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو، کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے قطع تعلق کرے۔ (مسند احمد ۔ مسند انس بن مالک)

یہ چیزیں ہیں جو دلوں میں پاکیزگی پیدا کرتی ہیں۔ دلوں کی پاکیزگی اگر قائم رکھنی ہے۔ اگر اپنی عبادات سے فائدہ حاصل کرنا ہے۔ اس مزکیؐ کی تعلیم سے فائدہ اٹھانا ہے تو حسد سے بچنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔

اگر ہر شخص اپنے اپنے فرائض کی ادائیگی کرنے کا عہد کرے تو حسد پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض بظاہر بڑے اچھے نظر آنے والے جو لوگ ہیں ان میں بھی دوسروں کے لئے حسد ہوتا ہے جس کی آگ میں وہ آپ بھی جل رہے ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جتنا وقت ایسے لوگ حسد کرنے اور چالاکیوں کے سوچنے میں لگاتے ہیں کہ دوسروں کو کس طرح نقصان پہنچایا جائے اتنا وقت اگر وہ تعمیری سوچ میں لگائیں، دعاؤں میں لگائیں تو شاید حسد سے بچنے اور مسابقت کی روح کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں ان لوگوں سے زیادہ آگے بڑھا دے اور جلدی آگے بڑھا دے۔

پھر دوسری بات جھوٹ ہے۔ اس بارے میں بھی مَیں اکثر کہتا رہتا ہوں۔ ہر قسم کی غلط بیانی سے بچنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق جھوٹ بھی شرک کے قریب کر دیتا ہے۔ پس اس سے بچنا بھی ایک مومن کے لئے، ایک ایسے شخص کے لئے جو اپنا تزکیہ کرنا چاہتا ہو انتہائی ضروری ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہیں سچ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا ہے اور سوچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق کہلاتا ہے۔ صدیق لکھا جاتا ہے۔ ہمیں جھوٹ سے بچنا چاہئے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بن جاتا ہے اور فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب یعنی جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ (صحيح البخاری ۔ كتاب الأدب)

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا۔ جی حضور ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپؐ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

(صحيح البخاری ۔ كتاب الشهادات ۔ باب ما قيل فی شهادة الزور)

پس آنحضرت ﷺ کو گوارا نہیں تھا کہ ان کی امت میں سے ہو کر اس مزکّی کی طرف منسوب ہو کر پھر آگ میں پڑنے والا ہو اور اس تصور نے ہی آپؐ کو بے چین کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس لعنت سے ہمیشہ بچنے کی توفیق دے اور اپنے دلوں کا حقیقی تزکیہ کرنے والا بنائے۔ تیسری بات جو آجکل کا مسئلہ بن کر سامنے آ رہی ہے جیسا کہ میں نے کہا وہ قرضوں کی واپسی ہے۔ لوگ ضرورت ہو تو قرض لے لیتے ہیں مگر واپسی پر بہت لیت و لعل سے کام لیتے ہیں۔ قرض لینے سے پہلے جس شخص سے قرض مانگا جا رہا ہو۔ اس سے زیادہ نیک اور پر خلوص دل رکھنے والا اور پتہ نہیں کیا کیا کچھ نیکیوں اور خوبیوں کا وہ مالک ہوتا ہے۔ لیکن جب اس کی طرف سے واپسی کا مطالبہ ہوتا ہے تو اس سے زیادہ خبیث اور بد دماغ اور ظالم شخص کوئی نہیں ہوتا۔ تو مومن کا تو یہ شیوہ نہیں ہے۔ پاک دل کی خواہش رکھنے والوں کا تو یہ شیوہ نہیں ہے۔ اس عظیم رسول اور مزکّی کی طرف منسوب ہونے والوں کا تو یہ شیوہ نہیں ہے۔ پس ہمیں وہی راستے اختیار کرنے چاہئیں جو اس مزکّی نے اپنے اسوہ کے طور پر ہمارے سامنے پیش فرمائے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے قرض ادا کرنے کا تقاضا کیا اور بڑی گستاخی سے پیش آیا۔ آپ کے صحابہ کو بڑا غصہ آیا اور اسے ڈانٹنے لگے۔ حضور نے فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہو کیونکہ جس نے لینا ہو وہ کچھ نہ کچھ کہنے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اسے اس عمر کا جانور دے دو جس عمر کا اس نے وصول کرنا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اس وقت تو اس سے بڑی عمر کا جانور موجود ہے۔ آپؐ نے فرمایا: وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنا قرض زیادہ عمدہ اور اچھی صورت میں ادا کرتا ہے۔ (صحیح البخاری ۔ کتاب الوکالۃ ۔ باب الوکالۃ فی قضاء الدیون)

پس یہ ہے اسوہ جس کے مطابق قرض ادا کرنے والے کو قرض ادا کرنا چاہئے۔ ہاں اگر حالات ایسے ہوں کہ قرض ادا نہ کر سکیں تو پھر احسن رنگ میں مہلت مانگ لینی چاہئے یا پھر کوئی ضمانت دینی چاہئے۔ اور ایک مومن قرض دینے والے کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ مہلت کی یہ بات مان لے اور ضمانت مان لے تاکہ معاشرے سے فتنہ و فساد ختم ہو۔ دونوں طرف کے دلوں کی رنجشیں اور کدورتیں دور ہوں اور پاک دل رہیں اور یہی اخلاق ہیں جو معاشرے میں دلوں کی پاکیزگی کا باعث بنتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم رسول اور مزکّی کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى۔ یعنی وہ کامیاب ہو گیا جو پاک ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں پاک لوگوں میں شمار کرتا رہے۔ آمین ☆☆☆☆☆

بقیہ مضمون از صفحہ: 10

اس الہامی دعا کے پہلے حصہ میں تسبیح و تحمید ہے اور دوسرے حصہ میں درود شریف اور یہ دونوں دعائیں غیر معمولی طور پر مقبول ہیں کیونکہ قرآن کریم میں ان کے کرنے کا تاکیداً ذکر آتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کے معنے مفردات امام راغبؒ کے مطابق حسب ذیل ہیں:

صَلَّيْتُ عَلَيْهِ کے معنے ہیں: مَیں نے اسے دعا دی۔ نشو و نما اور ترقی دی۔ ان معنوں کے لحاظ سے صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کا مطلب ہوگا اے اللہ محمدؐ اور آپؐ کے متبعین پر فضل فرما۔ ان کے مقاماتِ قرب میں ترقی دے۔ ان کے کاموں اور مشن کو ہر آن بڑھاتا چلا جا۔ ان کو ہر خیر و برکت حاصل ہو۔

دوسرے معنے صلوٰۃ (درود) کے صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ کے مطابق خدا کی رحمت کے ہیں۔ یعنی اے اللہ! محمدؐ اور آپؐ کی آل پر رحمت بھیج یعنی ان کو اپنا فضل اور رحم ہمیشہ عطا فرماتا رہ۔

تیسرے معنے صلوٰۃ کے وہ ہیں جن معنوں میں فرشتے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ یعنی خدا سے آپ کے لئے رحمت اور حفاظت مانگتے ہیں۔ مطلب ہوگا اے اللہ محمدؐ اور آپ کی آل پر ہر آن اپنی رحمت نازل فرما اور ان کو اپنی حفاظت میں رکھ۔ فرشتے جب مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں تو خدا سے ان کے لئے بشری کمزوریوں سے، گزشتہ گناہوں اور کوتاہیوں کے بدنتائج سے محفوظ رہنے کی دعا کرتے ہیں۔

چوتھے معنے صَلِّ کے آگ سے دور کرنے کے ہوتے ہیں۔ دنیا و آخرت کا انجام یہی ہے کہ ایک طرف خدا کی نافرمانی، ناراضگی، دُکھوں، پریشانیوں اور گھبراہٹ کی آگ ہے تو دوسری انتہا پر خدا کی رضا، خوشیوں اور مقاماتِ قرب میں ہر آن ترقی کرنے کی جنت ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ جیسے جیسے انسان خدا کی رضا کی جنتوں کی طرف بڑھے گا اُتنا ہی خدا کی ناراضگی کی آگ سے دور ہوتا جائے گا۔ اس لئے درود شریف آنحضرت ﷺ اور مومنوں کی مغفرت اور مقاماتِ قرب میں آگے سے آگے بڑھنے کی دعا ہے۔ چونکہ یہ دعا حمید و مجید خدا سے کی جاتی ہے جو ہر تعریف اور بزرگی کا مالک اور مُعطی ہے جس طرح رحمٰن و رحیم خدا سے رحمت مانگتے ہیں شافی خدا سے شفا اور قادر خدا سے قدرت و طاقت مانگتے ہیں اسی طرح حمید و مجید صفات کے مالک خدا سے حمد اور مجد ہر قابل تعریف چیز اور کرم و شرف، عزت مانگی جاتی ہے۔ اُس خدا سے جو عظیم ہے اور جس کی عظمت نے مخلوقات کے ذرّہ ذرّہ کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے۔

پس تسبیح و تحمید کے ساتھ درود شریف ملانے کا مطلب یہ ہوگا کہ اے خدا تُو اپنی صفات و افعال میں تمام نقائص اور عیوب سے منزّہ ہے اور اپنے بندوں کو بھی ان کے گناہوں، کمزوریوں، بیماریوں، دکھوں اور پریشانیوں سے پاک کرنے والا ہے۔ تُو محمد اور ان کی آل پر رحمت کی نظر کر اور ان کی ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کر۔ نیز اے خدا جو اپنی ذات میں کامل صفات کا مالک ہے اور تمام خوبیوں کا منبع اور سرچشمہ ہے تُو اپنے فضل سے محمدؐ اور ان کے غلاموں پر فضل فرما۔ انہیں ہر قسم کی خوبیاں عطا کر۔ ان کے مقامات قرب میں ہر آن ترقی دے اور اپنے مقاصد میں کامیاب و کامران کر۔ ان کو ہر آن جہنم سے دور سے دور تر کرتا چلا جا اور اپنی رضا کی جنت سے قریب سے قریب تر کرتا چلا جا اور ان پر تیری رحمت کا نزول دنیا و آخرت میں ہمیشہ جاری رہے۔

موقع و محل کی مناسبت سے اس دعا کا کوئی ایک مفہوم دعا کے وقت ذہن میں لایا جا سکتا ہے۔ مثلاً اپنی اصلاح، گناہوں اور کمزوریوں سے چھٹکارا پانے کے لئے۔ بیماری سے شفایابی کے لئے۔ دوسرے دکھ درد اور پریشانی دور ہونے کے لئے وغیرہ وغیرہ۔

خلافت کی دوسری صدی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرتے وقت اسی طرح کا مفہوم ذہن میں رکھا جا سکتا ہے کہ اے خدا تُو تمام کمزوریوں سے پاک ہے اور اپنے بندوں کو کمزوریوں سے پاک کرنے والا ہے۔ خلافت کی دوسری صدی میں محمد ﷺ کا جلال و جمال دنیا میں خوب چمکے اور ان کے پیروکاروں کی کمزوریاں دور ہوں۔ خلافت اور جماعت کی تمام اندھیروں سے حفاظت فرمانا، کوئی کمزوری کبھی ان میں راہ نہ پائے۔ بلکہ اے خدا چونکہ تُو تمام صفات حسنہ کاملہ کا مالک ہے اور اپنے بندوں کو خوبیاں عطا کرنے والا ہے تُو ایسا کر کہ دوسری صدی اور اس کے بعد ہمیشہ ان پر تیرے فضلوں کی بارش برستی رہے۔ وہ مادی، اخلاقی اور روحانی ترقیات ہمیشہ حاصل کرتے رہیں۔ اے اللہ امت محمدیہ کے سب اندھیروں کو دور کر کے انہیں روشنی میں لے آ۔ ان کو وہ روحانی بصیرت عطا کر کہ وہ امام وقت کو پہچان کر تیری رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ اے خدا جماعتِ احمدیہ ہمیشہ دنیا میں تقویٰ، عبادات، اخلاق اور باہمی خوف و محبت کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والے ہیں جو غیروں کو اسی طرح مرکز احمدیت یعنی خلافتِ احمدیہ کی طرف کھینچنے کا موجب بنے جس طرح اندھیری رات میں شمع کے گرد پروانے دیوانہ وار جمع ہوا کرتے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اے اللہ محمدؐ اور آپ کی آل کا اقبال ہمیشہ بلند رہے۔ آمین (بحوالہ الفضل انٹرنیشنل یکم فروری ۲۰۰۸) ☆☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نظامِ نو اور وصیت

مرتبہ: طاہر جمیل احمد استاد مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ

ارشادِ ربانی ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ O (سورۃ النور:56)

ترجمہ: "تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔"

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ O تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ O

(سورۃ الصّف:11 تا 13)

ترجمہ: "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی؟ تم (جو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کردے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

☆اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ

(سورۃ التوبہ:111)

"یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیے ہیں تاکہ اس کے بدلہ میں انہیں جنت ملے۔"

(اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

رسالہ الوصیت جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظام وصیت کا ذکر کیا ہے، کی اشاعت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے جو مسلم کی روایت میں موجود ہے کہ:

☆يُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجّال)

ترجمہ: (مسیح موعود) اپنی جماعت کے لوگوں سے ان کے درجات جو جنت میں ان کو عنایت ہوں گے بیان کرے گا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ قَدْ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَاتَرٰى وَ اَنَا ذُوْمَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: لَا قُلْتُ: فَالثُّلُثُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلثُّلُثُ وَ الثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ.

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال مکہ میں میں بیمار پڑ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی بیماری کی شدت کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا کہ میرے پاس کافی مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی قریبی وارث نہیں۔ کیا میں اپنی جائیداد کا دو تہائی حصہ صدقہ کردوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں۔ اس پر میں نے درخواست کی کہ آدھا حصہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ تیسرے حصّہ کی اجازت دی جائے تو آپؐ نے فرمایا۔ ہاں جائیداد کے تیسرے حصہ کی اجازت ہے اور اصل میں تو یہ تیسرا حصہ بھی زیادہ ہی ہے کیونکہ اپنے وارثوں کو خوشحال اور فارغ البال چھوڑ جانا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ تنگ دست اور پائی پائی کے محتاج ہوں اور لوگوں سے مانگتے پھریں۔"

(بخاری کتاب الفرائض کتاب میراث البنات)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں خلافت احمدیہ کے بارے میں پیش گوئی بیان فرمائی۔ اس پیش گوئی کا رسالہ الوصیت میں بیان ہونا نظام وصیت اور نظام خلافت کا آپس میں گہرا تعلق ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔"

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ 301-306)

نظام وصیت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہر ایک صاحب جو شرائط رسالہ الوصیۃ کی پابندی کا اقرار کریں ضروری ہوگا کہ وہ ایسا اقرار کم سے کم دو گواہوں کی ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش وحواس میں انجمن کے حوالہ کریں اور تصریح سے لکھیں کہ وہ اپنی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کا دسواں حصہ اشاعت اغراض سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بطور وصیت یا وقف دیتے ہیں۔"

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ 323)

نظام وصیت کی مد میں جمع ہونے والے اموال کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دُور از قیاس باتیں ہیں بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے؟ اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے؟ بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں۔ ہاں جائز ہوگا کہ جن کا کچھ گزارہ نہ ہو ان کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جائے۔"

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ 319)

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں:

"اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہوگئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔"

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ 316 تا 318)

نظام وصیت اور خلافت احمدیہ کا باہمی تعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نظام وصیت اور نظام خلافت کا تعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے کہ ایک تو یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد نظام خلافت کا اجراء اور دوسرے اپنی وفات پر آپ کو یہ فکر پیدا ہونا کہ ایسا نظام جاری کیا جائے جس سے افراد جماعت میں تقویٰ بھی پیدا ہو اور اس میں ترقی بھی ہو اور دوسرے مالی قربانی کا بھی ایسا نظام جاری ہو جائے جس سے کھرے اور کھوٹے میں تمیز ہو جائے اور جماعت کی مالی ضروریات بھی باحسن پوری ہو سکیں اس لیے وصیت کا نظام جاری فرمایا تھا۔ تو اس لحاظ سے میرے نزدیک......نظام خلافت اور نظام وصیت کا بڑا گہرا تعلق ہے اور ضروری نہیں کہ ضروریات کے تحت پہلے خلفا جس طرح تحریکات کرتے رہے ہیں آئندہ بھی اسی طرح مالی تحریکات ہوتی رہیں بلکہ نظام وصیت کو اب اتنا فعال ہو جانا چاہئے کہ سو سال بعد تقویٰ کے معیار بجائے گرنے کے نہ صرف قائم رہیں بلکہ بڑھیں اور اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے والے بھی

پیدا ہوتے رہیں اور قربانیاں پیدا کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے پیدا ہوتے رہیں، اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے پیدا ہوتے رہیں۔ جب اس طرح کے معیار قائم ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ خلافت حقہ بھی قائم رہے گی اور جماعتی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں گی کیونکہ متقیوں کی جماعت کے ساتھ ہی خلافت کا ایک بہت بڑا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کی توفیق دے اور ہمیشہ خلافت کی نعمت کا شکر ادا کرنے والے پیدا ہوتے رہیں اور کوئی احمدی بھی ناشکری کرنے والا نہ ہو۔ کبھی دنیاداری میں اتنے محو نہ ہو جائیں کہ دین کو بھلا دیں۔‘‘

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 6 اگست 2004ء۔ الفضل انٹرنیشنل 20 تا 26 اگست 2004ء)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یو۔کے 2004ء کی اختتامی تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف ارشادات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

’’اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور انجام بخیر حاصل کرنے کے لئے ایک اور ذریعہ بھی ہے جو تمہیں نیکیوں پر قائم رہنے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے میں مددگار ہوگا بلکہ انتہائی اہم نسخہ ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے سامان بھی پیدا ہو رہے ہوں گے اور حقوق العباد ادا کرنے کے سامان بھی پیدا ہو رہے ہوں گے اور وہ ہے نظامِ وصیت۔ اس کی اہمیت کے بارے میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے، ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں، وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔‘‘

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308)

پس آپ نے وصیت کا نظام جاری کرتے ہوئے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ یہ نظام خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا ایک ذریعہ ہے اور اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں خدا تعالیٰ سے خاص انعام ملے تو اس نظام میں شامل ہو جاؤ اور اس دروازے میں داخل ہو جاؤ۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 29 جولائی تا 11 اگست 2005)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

’’جب وصیت کا نظام شروع کیا اس وقت 1905ء میں آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے یہ رسالہ لکھا تھا اور اس کو لکھنے کی وجہ یہ فرمائی تھی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ میرا وقت قریب ہے اور اب ایک تو نظام خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا جو میرے بعد میرے کاموں کی تکمیل کرے گا اور دوسرا اس سلسلہ کو چلانے کے لئے ایسے مخلصین جماعت میں پیدا ہوتے رہیں گے جن کا پہلے ذکر آ چکا ہے جو روحانیت کے بھی اعلیٰ معیار تک پہنچنے والے ہوں گے اور مالی قربانیوں کو بھی اعلیٰ معیار تک پہنچانے والے ہوں گے اور ایسے مخلصین جو ہوں گے ان کی انفرادیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بہشتی قرار دیا ہے اور اس وجہ سے ان کا ایک علیحدہ قبرستان بھی ہوگا جہاں ان کی تدفین ہوگی اس لئے بہشتی مقبرہ کا قیام عمل میں آیا تھا۔

......پس یہ وہ نظام ہے جو اس زمانے میں خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی یقین دہانی کرانے والا نظام ہے، یہ وہ نظام ہے جو دین کی خاطر قربانیاں دینے والی جماعت کا نظام ہے اور یہ وہ جماعت ہے جو دنیا میں دکھی انسانیت کی خدمت کرتی ہے۔ پس ہر احمدی ان باتوں کے سننے کے بعد غور کرے اور دیکھے کہ کس قدر فکر سے اور کوشش سے اس نظام میں شامل ہونا چاہئے۔‘‘

(جلسہ سالانہ یو کے 2004 اختتامی خطاب۔ الفضل انٹرنیشنل 29 جولائی تا 11 اگست 2005)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے بعض تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’بہت سے لوگوں کی طرف سے یہ تجویز بھی آئی ہیں کہ 2008ء میں خلافت کو بھی سو سال پورے ہو جائیں گے اس وقت خلافت کی بھی سو سالہ جوبلی منانی چاہئے تو بہرحال وہ تو ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔ وہ کیا کرتے ہیں؟ رپورٹس دیں گے تو پتہ لگے گا۔ لیکن میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی اور اس میں جیسا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ایسے لوگ شامل ہونے چاہئیں جو انجام بالخیر کی فکر کرنے والے اور عبادات بجالانے والے ہیں۔‘‘

(جلسہ سالانہ یو کے۔ یکم اگست 2004ء اختتامی خطاب۔ الفضل انٹرنیشنل 20 تا 26 اگست 2004ء)

پھر فرمایا:

’’پس غور کریں فکر کریں جو سستیاں، کوتاہیاں ہو چکی ہیں ان پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نظام وصیت میں شامل ہو جائیں اور اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(جلسہ سالانہ یو کے یکم اگست 2004ء، اختتامی خطاب۔ الفضل انٹرنیشنل 10 تا 16 دسمبر 2004ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کا پیش کردہ نظام نَو

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نظام نو کی ضرورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ضرورت ہے کہ اس موجودہ دور میں اسلامی تعلیم کا نفاذ ایسی صورت میں کیا جائے کہ وہ نقائص بھی پیدا نہ ہوں جو ان دنیوی تحریکوں میں ہیں اور اس قدر روپیہ بھی اسلامی نظام کے ہاتھ میں آ جائے جو موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے مساوات کو قائم رکھنے اور سب لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہے۔‘‘ (نظامِ نو صفحہ 113)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا کے لیے نئے نظام کی ضرورت کو انبیاء سے وابستہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیغامبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے۔ پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیّۃ کے ذریعہ 1905ء میں رکھ دی گئی ہے۔‘‘ (نظامِ نو صفحہ 131)

اسلامی نظام کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’اسلامی سکیم کے اہم اصول یہ ہیں:۔

اوّل: سب انسانوں کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے،

دوم: مگر اس کام کو پورا کرتے وقت انفرادیت اور عائلی زندگی کے لطیف جذبات کو تباہ نہ ہونے دیا جائے،

تیسرے: یہ کام مالداروں سے طوعی طور پر لیا جائے اور جبر سے کام نہ لیا جائے،

چوتھے: یہ نظام ملکی نہ ہو بلکہ بین الاقوامی ہو۔ آج کل جس قدر تحریکات جاری ہیں وہ سب کی سب ملکی ہیں مگر اسلام نے وہ تحریک پیش کی ہے جو ملکی نہیں بلکہ بین الاقوامی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان چاروں مقاصد کو اس زمانہ کے مامور، نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم سے کس طرح پورا کیا اور کس طرح اسلامی تعلیم کے عین مطابق دنیا کے ایک نئے نظام کی بنیاد رکھ دی۔ یہ بالشوزم، سوشلزم اور نیشنل سوشلزم کی تحریکیں سب جنگ کے بعد کی پیدائش ہیں۔ ہٹلر جنگ کے بعد کی پیدائش ہے، مسولینی جنگ کے بعد کی پیدائش ہے اور سٹالن جنگ کے بعد کی پیدائش ہے۔ غرض یہ ساری تحریکیں جو دنیا میں ایک نیا نظام قائم کرنے کی دعویدار ہیں 1919ء اور 1921ء کے گرد چکر لگا رہی ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے مامور نے نئے نظام کی بنیاد 1905ء رکھ دی تھی اور وہ ’’الوصیّت‘‘ کے ذریعہ رکھی تھی۔‘‘ (نظامِ نو صفحہ 115)

نظام وصیت میں شامل ہونے کے مذہبی فوائد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نظام وصیت میں شامل ہونے کے مذہبی فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اگر اسلامی حکومت نے ساری دنیا کو کھانا کھلانا، ساری دنیا کو کپڑے پہنانا ہے، ساری دنیا کی رہائش کے لئے مکانات کا انتظام کرنا ہے، ساری دنیا کی بیماریوں کے لئے علاج کا انتظام کرنا ہے، ساری دنیا کی جہالت کو دور کرنے کے لئے تعلیم کا انتظام کرنا ہے تو یقیناً حکومت کے ہاتھ میں اس سے بہت زیادہ روپیہ ہونا چاہئے جتنا پہلے زمانہ میں ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اعلان فرمایا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جو حقیقی جنت حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ انتظام فرمایا ہے کہ وہ اپنی خوشی سے اپنے مال کے کم سے کم دسویں حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ کی وصیت کر دیں اور آپ فرماتے ہیں ان وصایا سے جو آمد ہوگی وہ ’’ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے‘‘ خرچ ہوگی۔

شرط نمبر 2: اسی طرح ہر ایک امر جو مصالح اشاعتِ اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے۔ یعنی اسلام کی تعلیم کو دنیا میں قائم اور راسخ کرنے کے لئے جس قدر امور ضروری ہیں اور جن کی تعبیر کرنا قبل از وقت ہے ہاں اپنے زمانہ میں کوئی اور شخص ان امور کو کھولے گا۔ ان تمام امور کی سرانجام دہی کے لئے یہ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔

یہ وہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی۔ آپ صاف فرماتے ہیں کہ ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے اور جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے اس پر یہ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔ اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ ایسے امور بھی ہیں جن کو ابھی بیان نہیں کیا جا سکتا اور یہ کہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دنیا چلاّ چلاّ کر کہے گی کہ ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے تب چاروں طرف سے آوازیں اٹھنی شروع ہو جائیں گی کہ آؤ! ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں۔ روس کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں، ہندوستان کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں، جرمنی اور اٹلی کہے گا آؤ میں تم کو ایک نیا نظام دیتا ہوں، امریکہ کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں! اس وقت میرا قائم مقام قادیان سے کہے گا کہ نیا نظام ’’الوصیت‘‘ میں موجود ہے اگر دنیا فلاح و بہبود کے رستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ الوصیت کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں جاری کیا جائے۔‘‘ (نظامِ نو صفحہ 116-117)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خواجہ کمال الدین صاحب (جو بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبی ہونے کے منکر ہو گئے تھے) پر الوصیت میں بیان کردہ نئے نظام کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’جس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت لکھی اور اس کا مسودہ باہر بھیجا تو خواجہ کمال الدّین صاحب اس کو پڑھنے لگ گئے۔ جب وہ پڑھتے پڑھتے اس مقام پر پہنچے تو وہ بے خود ہو گئے، ان کی نگاہ نے اس کے حسن کو ایک حد تک سمجھا۔ وہ پڑھتے جاتے اور اپنی رانوں پر ہاتھ مار مار کر کہتے جاتے کہ: ’’واہ

اوئے مرزا! احمدیت دیاں جڑاں لگا دِتیاں ہیں یعنی واہ واہ مرزا تو نے احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دیا ہے۔ خواجہ صاحب کی نظر نے بے شک اس کے حسن کو ایک حد تک سمجھا مگر پورا پھر بھی نہیں سمجھا۔ درحقیقت اگر وصیت کو غور سے پڑھا جائے تو یوں کہنا پڑتا ہے کہ واہ او مرزا! تو نے اسلام کی جڑیں مضبوط کر دیں! واہ او مرزا! تو نے انسانیت کی جڑیں ہمیشہ کے لیے مضبوط کر دیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی عَبْدِکَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ۔

(نظام نو صفحہ 128)

نظام وصیت کے معاشی فوائد

"وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف لفظی اشاعت اسلام کے لئے ہے مگر یہ بات درست نہیں۔ وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر فردِ بشر کی باعزت روزی کا سامان مہیا کیا جائے۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشا کے ماتحت ہر فردِ بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دُکھ اور تنگی کو دُنیا سے مٹا دیا جائے گا انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا، بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی، بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی، جوانوں کی باپ ہوگی، عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا، نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب، نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔" (نظام نو صفحہ 130)

نظام وصیت ایک عالمگیر نظام ہے

"یہ نظام ملکی نہ ہوگا بلکہ بوجہ مذہبی ہونے کے بین الاقوامی ہوگا۔ انگلستان کے سوشلسٹ وہی نظام پسند کرتے ہیں جس کا اثر انگلستان تک محدود ہو، روس کے بالشویک وہی نظام پسند کرتے ہیں جس کا اثر روس تک محدود ہو مگر احمدیت ایک مذہب ہے وہ اس نئے نظام کی طرف روس کو بھی بلاتی ہے، وہ جرمنی کو بھی بلاتی ہے، وہ انگلستان کو بھی بلاتی ہے، وہ امریکہ کو بھی بلاتی ہے، وہ ہالینڈ کو بھی بلاتی ہے، وہ چین اور جاپان کو بھی بلاتی ہے۔ پس جو روپیہ احمدیت کے ذریعہ اکٹھا ہوگا وہ کسی ایک ملک پر خرچ نہیں کیا جائے گا بلکہ ساری دنیا کے غریبوں کے لئے خرچ کیا جائے گا۔ وہ ہندوستان کے غربا کے بھی کام آئے گا، وہ چین کے غربا کے بھی کام آئے گا، وہ جاپان کے غربا کے بھی کام آئے گا، وہ افریقہ کے غربا کے بھی کام آئے گا، وہ عرب کے غربا کے بھی کام آئے گا، وہ انگلستان، امریکہ، اٹلی، جرمنی اور روس کے غربا کے بھی کام آئے گا۔"

(نظام نو صفحہ 121)

جلد جلد وصیتیں کرو

"پس جوں جوں تبلیغ ہوگی اور لوگ احمدی ہوں گے وصیت کا نظام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے گا اور کثرت سے اموال جمع ہونے شروع ہو جائیں گے۔ قاعدہ ہے کہ شروع میں ریل آہستہ آہستہ چلتی ہے مگر پھر بہت ہی تیز ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر خود دوڑنے لگو تو شروع کی رفتار اور بعد کی رفتار میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ پس وصیت کے ذریعہ اس وقت جو اموال جمع ہو رہے ہیں ان کی رفتار بے شک تیز نہیں مگر جب کثرت سے احمدیت پھیل گئی اور جوق در جوق لوگ ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے شروع ہو گئے اس وقت اموال خاص طور پر جمع ہونے شروع ہو جائیں گے اور قدرتی طور پر جائیدادوں کا ایک جتھا دوسری جائیدادوں کو کھینچنا شروع کر دے گا اور جوں جوں وصیت وسیع ہوگی نظامِ نو کا دن انشاء اللہ قریب سے قریب تر آ جائے گا۔

......پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔"

(نظام نو صفحہ 129 تا 132)

نظام نو کی ضرورت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک پیش گوئی فرمائی تھی کہ: "اُس وقت میرا قائم مقام قادیان سے کہے گا کہ نیا نظام الوصیت میں موجود ہے۔" حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ پیش گوئی ظاہری رنگ میں بھی 28 دسمبر 1991 کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ اس طرح پوری ہوئی جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے نظام وصیت کے ایک بنیادی حصہ اقوام متحدہ کے نئے قیام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"انسانیت کو مصیبتوں سے بچانے کے لئے قادیان کا جلسہ ایک نمونہ ہے جہاں تمام قومیں سچے دل کے ساتھ، محبت کے ساتھ ایک ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں، جہاں انگریز احمدی مسلمان ہو یا امریکن احمدی مسلمان ہو، جرمن احمدی مسلمان ہو یا ہندوستانی احمدی مسلمان ہو اپنے درمیان سے سب فرق مٹتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ پس اگر حقیقت میں دنیا میں اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی جانی ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر آپ کو کہتا ہوں کہ یہ وہ سرزمین ہے جہاں آئندہ اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی جائے گی۔"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 1991)

مومن اور منافق میں فرق کرنے والا نظام

نظام وصیت ایک ایسا نظام ہے جو دراصل مومن اور منافق میں تفریق پیدا کرنے والا نظام ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو، وہ اس کاروائی میں ہمیں اعتراضوں کا نشانہ بناویں اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام میں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

الٓمّٓ۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ (سورۃ العنکبوت:2)

یعنی کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے؟ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دُور از حقیقت ہے۔ اگر یہی رَوا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی؟ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیّب میں فرق کر کے دکھلاوے اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلا تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین، اوّلین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش! میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو! کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیںگے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے: ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔"

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 327 تا 329)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ عالمگیر کو پیغام

"پیارے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ الفضل انٹرنیشنل الوصیت نمبر شائع کر رہی ہے۔ اللہ کرے کہ اس کے ذریعے سے جماعت کے ہر فرد کو نظام وصیت کی اہمیت اور برکات کا علم ہو جائے اور ان کے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا ہوں۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ کے ذریعہ ایک ایسی جماعت قائم ہو جو صرف دنیا پر ہی نہ ٹوٹی پڑے بلکہ اس کو آخرت کی بھی فکر ہو کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اس لیے ایسے اعمال بجا لائے جائیں جو خاتمہ بالخیر کی طرف لے جانے والے ہوں۔ آپ علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی اس اہم کام میں صرف کی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے مخلصین کی ایک جماعت تیار کی۔ دسمبر 1905ء میں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بار بار یہ خبر دی کہ قَرُبَ اَجَلُکَ الْمُقَدَّرُ اور آپ کو ایک قبر دکھلائی گئی جو چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی اور بتایا گیا کہ یہ آپ کی قبر ہے، نیز آپ کو ایک اور جگہ دکھلائی گئی جس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا تو الٰہی اشاروں پر آپ کے ذہن میں ایک ایسے قبرستان کی تجویز آئی جو جماعت کے ایسے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور جنہوں نے دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لیے ہو گئے اور نیکیوں پر قدم مارنے والے بن گئے اور ایسی پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ:

"تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکامِ قرآن میں خرچ ہوگا۔"

اس طرح آپ نے مالی قربانی کا ایک ایسا اہم نظام جاری فرمایا جو آپ کے ماننے والوں کے لیے تزکیہ نفس کا بھی ذریعہ ہو، اس سے اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت بھی ہو اور حقوق العباد کے سامان بھی ہوں جیسا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

"ان اموال میں ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہِ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔"

باقی مضمون صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے استقبال کی تیاریاں

(تسبیح وتحمید اور درود کا ورد کرتے ہوئے)

(خالد سیف اللہ خان۔ آسٹریلیا)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ احباب جماعت بعض دعاؤں کا ورد کرتے ہوئے خلافت احمدیہ کی دوسری صدی میں داخل ہوں تا یہ آنے والی صدی اور اُس کے بعد کا سارا زمانہ جماعت کے لئے خیر و برکت لے کرآئے۔ ؎ ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطابات/خطبات میں ان دعاؤں کی پُر معارف تشریحات بیان کرتے ہوئے سمجھ کر ان دعاؤں کے کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ حضور کے یہ ارشادات الفضل انٹرنیشنل میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔ احباب کی یاد دہانی کے لئے اور ثواب کی خاطر ان دعاؤں سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں چند امور ہدیۂ قارئین ہیں۔

ان دعاؤں میں روزانہ 33 بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً سکھائی گئی دعا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ شامل ہے۔ اس دعا کے مطالب تو بے شمار ہیں صرف چند ایک کا مختصر تذکرہ مناسب ہوگا تا ان کو ذہن میں رکھ کر خود اپنے لئے اور جماعت کے لئے دعا کی جائے۔

سُبْحَانَ کا لفظ سَبَحَ کا مصدر ہے جس کے معنے دل سے پاک یقین کرنا اور زبان سے پاکیزگی بیان کرنا ہیں اور جیسے بعض علماء نے لکھا ہے سُبْحَانَ اللّٰہ کے معنی ہیں اَللّٰھُمَّ اُسَبِّحُکَ سُبْحَانًا کہ اے اللہ مَیں تجھے ہر کمزوری اور نقص سے پاک یقین کرتا ہوں۔ تُو پاک ہے کہ تیرا کوئی شرعی حکم یا قضاء وقدر کا فیصلہ آخرت میں بغیر حکمت کے ہو۔ تُو ظلم اور بے مقصد پیدا کرنے سے پاک ہے۔ تُو پاک ہے کہ تیری قدرت، علم، فضل، رحم یا کسی اور صفت کی کوئی حد یا انتہا ہو۔

لغت کے مطابق سُبْحَانَ کا لفظ سَبَحَ سے ہے جس کے معنے ہوا یا پانی میں تیزی سے گزر جانے کے ہیں۔ آسمانی کرّوں کے اپنے اپنے دائروں میں تیزی سے چلنے کے لئے بھی یَسْبَحُوْنَ کا لفظ آیا ہے۔ گھوڑے کی تیز رفتاری پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ فرشتے جو پوری مستعدی سے جلدی جلدی اپنے مفوضہ کاموں کو سرانجام دیتے ہیں ان کا ذکر بھی وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا کے الفاظ میں آیا ہے۔ یہی لفظ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دن کے وقت پوری مستعدی اور تیزی کے ساتھ اپنے کاموں میں مشغول رہنے کے لئے استعمال ہوا جیسے فرمایا اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلاً۔ قرآن میں ہے ساتوں آسمان، زمین اور جو اُن میں ہے ان میں سے ایک بھی خدا کی تسبیح وتحمید کرنے سے باہر نہیں۔ فرمایا لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے جسموں کا ذرّہ ذرّہ اور ہر عضو، ہماری روحیں اور کائنات کا ذرّہ ذرّہ سُبْحَانَ اللّٰہ، سُبْحَانَ اللّٰہ پکار کر کہہ رہا ہے کہ دیکھو ہمارا پیدا کرنے والا کیسا علیم وقدیر اور حکیم ہے۔ کہیں کوئی فتور نظر نہیں آتا۔ اُس نے ہر چیز کو خوب خلقت عطا کی ہے اور ہر چیز اس کے حکم کے تابع پوری مستعدی اور تیزی سے اطاعت میں لگی ہوئی ہے۔ اس کے قوانین کے دائرہ سے ایک ذرّہ بھی باہر نہیں۔ لہٰذا آسمان وزمین میں رہنے والا ہر وجود اپنی خوشی سے یا مجبوری سے اس کے قوانین، تقدیر اور احکام کا پابند ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کے معنے ہیں کہ اللہ نہ صرف تمام عیوب ونقائص سے پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے بلکہ ہر نعمت، فضل، خوبی، حُسن واحسان عطا کرنے کی وجہ سے حقیقی تعریف کا بھی صرف تُو ہی حقدار ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وہ خدا جو پاکیزگی کا اصل سرچشمہ ہے اس نے زمین وآسمان کو اور ہمارے جسموں اور روحوں کو خرابیوں سے پاک کرنے کا کیا نظام قائم فرمایا ہے۔ ہم اپنے سانسوں، پیشاب، پاخانہ کے ذریعہ زمین کو گندہ کرتے رہتے ہیں جس کو پاک صاف کرنے کے لئے خدا نے کیسا عظیم کارخانہ قائم کر دیا ہے۔ ہم پانی گندہ کرتے ہیں تو اُس نے پانی کو صاف کرنے کے لئے ایک کارخانہ قائم کر رکھا ہے۔ جیسے جیسے انسان کی ضروریات بڑھتی جاتی ہیں زمین ضرورت کے مطابق ایک اندازہ سے نئے نئے خزانے اگلتی چلی جاتی ہے۔ آسمان بھی ہم نالائقوں کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ زمین سے جو کارآمد چیزیں آسمان کو چڑھتی ہیں وہ بعد اصلاح واپس زمین کی طرف لوٹا دی جاتی ہیں اور نقصان دہ اوپر ٹھہر جاتی ہیں۔ ہر آسمان کو اس کا کام وحی کر دیا گیا ہے۔ انسانی جسم میں بھی تسبیح وتحمید کا کام مسلسل جاری رہتا ہے۔ گندی اور مضر چیز جسم باہر پھینک دیتا ہے اور صحت قائم رکھنے کے لئے ضروری اجزاء لوٹا دئے جاتے ہیں۔ انسانی جسم ایک بہت عظیم فیکٹری کی طرح ہے جس میں بے شمار مشینیں باہمی تعاون سے کام کرتے ہیں۔ انسان کے ذرّہ ذرّہ اور تمام اعضاء کے اندر مسلسل صفائی ہو رہی ہے اور زندہ رکھنے کے لئے ضروری طاقتیں بھی بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ ایسا ہی نظام پاک کرنے اور طاقت مہیا کرنے کا انسانی روح کے لئے بھی مقرر کیا گیا ہے۔ استغفار، توبہ اور نیک اعمال کے ذریعہ روحانی گندوں کو پاک کرنے اور قوت بہم پہنچانے کا نظام جاری ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ سے جسم وروح دونوں کی تطہیر ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ جسمانی، اخلاقی، روحانی بیماریاں سبھی دور ہوتی ہیں۔ تسبیح وتحمید سے جسمانی امراض سے نجات پا کر حالت صحت کی طرف لوٹتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک شدید بیماری کے موقع پر یہ دعا سکھائی گئی تھی۔

تسبیح وتحمید سے اخلاقی وروحانی اصلاح بھی ہوتی ہے اور روح کے گناہوں کا مقابلہ کرنے کی قوت بھی ملتی ہے۔ فرشتے بھی ان کاموں کے کرنے کے لئے جو ان کے سپرد کئے گئے ہیں خدا سے تسبیح وتحمید کے ذریعہ قوت حاصل کرتے ہیں وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ (البقرۃ:31) کہ فرشتوں نے خدا کے حضور یہی عرض کیا تھا کہ اے خدا ہم دل سے تجھے ہر نقص سے منزّہ اور ہر خوبی سے متصف یقین کرتے ہیں اور تیرے ہر کام میں حکمت کے معترف ہیں اور ہم مستعدی اور تیزی کے ساتھ تیری عبادت اور تیری خدمت میں ہمہ وقت حاضر ہیں۔ پس تسبیح و تقدیس کرنے سے خدا ہر قسم کی کمزوری کو طاقت سے بدل دیتا ہے۔ تسبیح وتحمید دکھوں اور ابتلاؤں کا بھی علاج ہے۔

حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں سے پکارا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الأنبياء :88) یعنی اے خدا تیرے سوا میرا کوئی معبود، مطلوب ومقصود نہیں۔ تُو ہر نقص سے پاک ہے اور تیرا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ تُو نے مجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا خود مَیں ہی ظالموں میں سے تھا۔ مَیں خود ہی اپنی اس تکلیف کا ذمہ دار ہوں۔ تیرا کوئی قصور نہیں۔ چونکہ تسبیح اخلاص ووفا کو ظاہر کرتی ہے خدا جو سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار ہے وہ اپنے ایسے بندے کو بے یار ومددگار نہیں چھوڑتا۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اُسے غم سے نجات دی۔ ہمارا یہی طریق ہے۔ اور ہم اسی طرح مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ اگر یونس تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ہی پڑا رہتا یعنی مچھلی کا پیٹ ہی اس کی قبر ہوتی۔

(الأنبياء 85-89۔ الصّٰفّٰت 143-145)

پس اللہ تسبیح کرنے والوں کو ان کی جسمانی، اخلاقی وروحانی کمزوریوں سے نجات دیتا ہے۔ ان کے دکھ اور پریشانیاں دور فرماتا ہے۔ ان کے گناہوں کی تختی صاف کرتا ہے اور تحمید کرنے والوں کے نفوس کو پاکیزگی، تقویٰ، جسمانی، اخلاقی، روحانی قوت اور قابل تعریف خوبیوں سے بھر دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”حضرت مجدد الف ثانی نے اس کے متعلق کہ رات کو سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُلِلّٰہ، اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھ کر سوئے ایک نکتہ لکھا ہے۔ وہ یہ کہ جیسا کسی کو تحفہ وہدیہ دیں ویسا ہی انعام ملتا ہے۔ جناب الٰہی میں جو تسبیح وتحمید کا تحفہ پیش کیا جاتا ہے خدا تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس شخص کو جس نے ہدیہ پیش کیا گناہوں سے پاک کر دے گا اور پسندیدہ افعال سے محمود بنائے گا“۔

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 471)

پس جو شخص خدا کو کمزوریوں اور عیوب سے پاک یقین کرے گا۔ خدا اس کو کمزوریوں اور عیوب سے پاک کرے گا۔ تسبیح کے ذریعہ بندہ خدا کے حضور اپنے صبر ورضا کا اظہار کرتا ہے اور تحمید کے ذریعہ اپنی ہر اچھی چیز کو خدا ہی کا فضل قرار دیتا ہے۔ یوں وہ صَبَّارًا شَکُوْرًا بن جاتا ہے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ (الشعراء: 81) اور جب مَیں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ خدا کے اُس باوفا دوست نے بیماری کو تو اپنی طرف منسوب کیا اور شفا کو اپنے اور سارے جہان کے پروردگار کی طرف۔ الغرض تسبیح پاک کرنے کا عمل ہے اور تحمید خوبیاں حاصل کرنے کا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایک خوبصورت مثال سے اس کو واضح فرمایا ہے۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 26/اکتوبر 2001ء (الفضل ربوہ 29/جنوری 2002ء) میں آپؒ نے فرمایا:

”سورۃ الرعد کی آیت 14 میں ہے: اور بجلی کی گھن گرج اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتی ہے۔ اب یہاں بھی بجلی کی گھن گرج تسبیح کرتی ہے مگر حمد کے ساتھ۔ یہاں حمد سے کیا مراد ہے؟ اس لئے کہ جب بجلی چمکتی ہے تو سب سے پہلے تو پاک کرنے والی ہے چیزوں کو۔ وہ بیہودہ جراثیم ہر قسم کے گند کو جلا دیتی ہے۔ پھر حمد اس میں یہ ہے کہ اسی بجلی کے ذریعہ سے سمندر کا پانی نتھر کے آسمان پر بلند ہوتا ہے اور پھر وہ صاف ستھری بارش بن کر برستا ہے تو یہ صرف تسبیح ہی نہیں بلکہ ساتھ حمد بھی ہے“۔

پھر اسی خطبہ میں فرمایا ”سورۃ الحجر کی ننانوے آیت:

پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جا۔ اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔ تو ہر جگہ صرف تسبیح نہیں بلکہ حمد بھی ساتھ بیان فرمائی گئی ہے۔ یہ خالی تسبیح اکیلے کرنے سے مراد یہ ہے کہ ہم اللہ کو برائیوں سے پاک سمجھتے ہیں اور ہم خود بھی برائیوں سے پاک ہونا چاہتے ہیں۔ اور وہ (اللہ تعالیٰ) محض برائیوں سے پاک ہی نہیں بلکہ اللہ حَمْد سے مَمْلُو ہے۔ اس لئے ہم بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اپنے نفس کو پاک اور صاف اور حمد سے بھرا ہوا بنانا چاہتے ہیں“۔

انسان کی تسبیح وتحمید کا عملی پہلو یہ ہے کہ جس طرح خدا کی تمام مخلوقات بلا چون وچرا اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دے رہی ہیں اور اپنے آپ کو خدا کی اطاعت میں لگا رکھا ہے۔ اسی طرح انسان بھی خدا کی بندگی اور اطاعت میں اپنی زندگی گزارے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہر ایک چیز اُس کی اطاعت کر رہی ہے۔ ایک پتّہ بھی بجز اس کے امر کے گر نہیں سکتا اور بجز اس کے حکم کے نہ کوئی دوا شفا دے سکتی ہے اور نہ کوئی غذا موافق ہو سکتی ہے۔ اور ہر ایک چیز غایت درجہ کے تذلّل اور عبودیت سے خدا کے آستانہ پر گری ہے اور اس کی فرمانبرداری میں مستغرق ہے۔ پہاڑوں اور زمین کا ذرّہ ذرّہ اور دریاؤں اور سمندروں کا قطرہ قطرہ اور درختوں اور بوٹیوں کا پات پات اور ہر ایک جُز ان کا اور انسان اور حیوانات کے کل ذرّات خدا کو پہچانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی تحمید وتقدیس میں مشغول ہیں۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (الجمعۃ:2) یعنی جیسے آسمان پر ہر یک چیز خدا کی تسبیح وتقدیس کر رہی ہے ویسے زمین پر بھی ہر ایک چیز اس کی تسبیح وتقدیس کرتی ہے...... زمین کی چیزوں میں سے کوئی چیز تو شریعت کے احکام کی اطاعت کر رہی ہے اور کوئی چیز قضا وقدر کے احکام کے تابع ہے اور کوئی دونوں کی اطاعت پر کمر بستہ ہے“۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 33)

باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

ملکی رپورٹیں

صد سالہ خلافت جوبلی کے پروگرام کے تحت

طلباء جامعہ احمدیہ قادیان کا سفر دہلی

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ: اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ کَانُوا مِنْ قَبْلِھِم کَانُوااَشَدُّ مِنْھُمْ قُوَّۃً وَّاٰ ثَارًا فِی الْاَرْضِ فَاَ خَذَھُمُ اللّٰہُ بِذُنُوبِھِمْ وَمَا کَانَ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ وَّاقٍ۔ (سورۃ المومن ۲۲-۴۰) یعنی کیا یہ لوگ زمین میں نہیں پھرے تا دیکھتے کہ اُن سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا تھا۔ وہ لوگ اُن سے طاقت اور پیچھے چھوڑے ہوئے نشانوں کے لحاظ سے بڑے تھے، سو اللہ نے اُن کو اُن کے گناہوں کی وجہ سے تباہ کر دیا۔ اور کوئی بھی اللہ کی گرفت سے اُن کو بچانے والا پیدا نہ ہوا۔ قرآن مجید کے انہیں ارشادات کے پیش نظر جامعہ احمدیہ قادیان کے طلباء کو سیروا فی الارض پروگرام کے تحت ہر سال بعض تاریخی مقامات دیکھنے کے لئے بھجوایا جاتا ہے۔ صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلے میں ہی اس سال کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جامعہ کے طلباء کو ان مقامات پر لے جایا جائے گا، جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے گئے تھے۔ اور ضمناً دوسرے تاریخی مقامات کو بھی دیکھا جائے گا۔ چنانچہ اس سلسلے کی پہلی کڑی کے طور پر دہلی کا سفر اختیار کیا گیا۔

مورخہ ۳۰ رجنوری کو الدرجہ السادسہ والخامسہ کے طلباء اور اساتذہ کا یہ قافلہ بذریعہ بس سرائے طاہر قادیان سے تقریباً ۱۱ بجے دہلی کے لئے روانہ ہوا۔ تقریباً گیارہ بجے شب دہلی پہنچا۔ جہاں مکرم سید کلیم الدین صاحب اور مکرم عبد الہادی کاشف صاحب مبلغین نے اساتذہ اور طلباء کے قیام کے لئے نہایت عمدہ انتظام کیا۔

۳۱ رجنوری کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ دہلی میں خاکسار نے طلباء جامعہ اور موجود حضرات کو اپنی تقریر میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دہلی تین بار تشریف لائے ہیں۔ جس کا اختصاراً ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا سفر برائے دھلی: سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جب حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ بنت حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ سے رشتہ طے پایا تو آپ قادیان سے دہلی کے لئے حافظ حامد علی صاحبؓ اور لالہ ملاؤمل صاحب کے ساتھ روانہ ہوئے اور ۱۷ رنومبر ۱۸۸۴ء کو خواجہ میر درد رحمہ اللہ کی مسجد میں عصر و مغرب کے درمیان مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی نے نکاح پڑھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقعہ پر مولوی صاحب کو ایک مصلّی اور پانچ روپئے بطور ھدیہ دیئے۔ نکاح کے بعد رخصتانہ کی تقریب تھی بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اگلے روز دلہن کے ساتھ قادیان کے لئے روانہ ہو گئے۔

دوسرا سفر: مسلمان اور عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ موجود ہیں اور آخری زمانے میں اپنے جسم خاکی کے ساتھ دوبارہ اس دنیا میں واپس آئیں گے (۱۳۰۸ھ-۱۸۹۱ء) میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا: مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُسی کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔" (ازالہ اوہام ۲-صفحہ ۵۶۱)

اس انکشاف کے منظر عام پر آنے کے بعد سعید الفطرت جماعت احمدیہ میں شامل ہونے لگے، مگر اکثریت نے زبردست مخالفت شروع کر دی۔ حضورؑ نے اپنے دعویٰ کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ھندوستان کے مختلف شہروں کا سفر کیا، انہی میں سے ایک دہلی تھا جہاں ۲۹ رستمبر ۱۸۹۱ء کو تشریف لائے اور نواب لوہارو کی دو منزلہ کوٹھی واقعہ محلّہ بلیماراں میں قیام فرما ہوئے۔ اس سفر میں ایک واقعہ یہ پیش آیا کہ ۱۷ راکتوبر ۱۸۹۱ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی سید نذیر حسین کے نام ایک اشتہار میں تحریر فرمایا کہ جہاں چاہیں بحث کے لئے حاضر ہو جاؤں گا اور ہرگز تحلف نہ کروں گا۔ اس اشتہار میں حضور علیہ السلام نے یہ بھی تجویز پیش کی کہ اگر آپ کسی طرح بحث کرنا نہیں چاہتے تو ایک مجلس میں میرے تمام دلائل سن کر تین مرتبہ قسم کھا کر کہہ دیں کہ یہ دلائل صحیح نہیں ہیں اور صحیح اور یقینی امر یہی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم زندہ بجسدہ العنصری آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور یہی میرا عقیدہ ہے، اس پر اگر ایک سال کے اندر اندر آپ خدا کے عبرتناک عذاب سے بچ نکلیں تو میں جھوٹا ہوں چنانچہ فیصلہ ہوا کہ ۲۰ راکتوبر ۱۸۹۱ء کو عصر کی نماز کے بعد مباحثہ ہو یا قسم اٹھائی جائے۔ جو لوگ دیانتداری سے حق و باطل کا فیصلہ چاہتے تھے وہ اس دن کا بشدت انتظار کرنے لگے۔ لیکن مخالف عنصر نے جس کی تعداد زیادہ تھی یہ فیصلہ کیا کہ آپ کو مسجد ہی میں قتل کر دینا چاہئے۔ حضورؑ کو ۲۰ راکتوبر کی صبح ہی سے یہ پیغام آنے لگے کہ آپ جامع مسجد میں ہرگز نہ جائیں فساد کا اندیشہ ہے۔ دلی کے لوگ آپ کے قتل کے درپے ہیں۔ حضورؑ اپنی قیامگاہ سے نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد جامعہ مسجد دہلی کے لئے روانہ ہوئے راستے میں کئی بدبخت گھات میں بیٹھ گئے کہ بندوق سے حضور پر فائر کر دیں لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت کہ جس راہ سے حضرت اقدس اور آپ کے خدام کو جانا تھا، بگھی والوں نے کہا کہ ہم اس راہ سے نہیں جائیں گے، گویا خدا تعالیٰ نے بگھی والوں کے دل میں ہی دوسرا رستہ اختیار کرنے کا خیال پیدا کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۰ راکتوبر ۱۸۹۱ء کو جامع مسجد دہلی کے جنوبی دروازے سے مسجد میں داخل ہوئے اور سیدھے محراب میں تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد مولوی سید نذیر حسین صاحب، مولوی محمد حسین بٹالوی اور ان کے ساتھی شمالی دروازے سے داخل ہوئے اور اسی دالان میں بیٹھ گئے جس کا سلسلہ دروازے کے اندر قدم رکھتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی محمد نذیر حسین صاحب کو ایک رقعہ لکھا کہ: میں موجود ہوں، مجھ سے بحث کریں، اگر بحث سے عاجز ہیں تو یہ قسم کھالیں کہ میرے نزدیک ابن مریم کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا قرآن و حدیث کے نصوص صریحہ قطعیہ بیّنہ سے ثابت ہے۔ اس قسم کے بعد اگر ایک سال تک آپ اس جھوٹے حلف کے اثر بد سے محفوظ رہے تو میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں گا بلکہ اس مضمون کی تمام کتابیں جلا دوں گا۔ (خلاصہ از تاریخ احمدیت جلد دوم ۲۳۸)

افسوس! مخالف علماء نے اس سنہرے موقعہ کو ضائع کر دیا۔ نہ بحث کی نہ قسم کھائی۔

تیسرا سفر: مورخہ ۲۱ راکتوبر ۱۹۰۵ء کو صبح آٹھ بجے کے قریب قادیان سے روانہ ہوئے اور رات نو بجے بذریعہ ریل گاڑی امرتسر سے دہلی کے لئے عازم سفر ہوئے۔ اٹھارہ گھنٹے کی مسافت کے بعد قریباً تین بجے دہلی پہنچے۔ دہلی میں الف خاں سیاہی والے مکان واقع چتلی قبر متصل مسجد سید رفاعی صاحب میں قیام فرمایا۔ اُن دنوں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن بھی دہلی کے ڈفرن ہسپتال میں متعین تھے۔

مورخہ ۲۲ راکتوبر ۱۹۰۵ء کو مفتی صاحب نے بعض احباب کی خواہش پر دہلی کی سیر کی اجازت چاہی تو حضورؑ نے فرمایا: لہو ولعب کے طور پر پھرنا درست نہیں یہ فضول بات ہے، میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ ہاں دہلی میں اکثر اولیاء اللہ اور اکابرامت کے مزار ہیں۔ ان پر جانے کا ہمارا بھی ارادہ ہے۔ وہاں ہو آئیں۔ ایک فہرست ان مزاروں کی تیار کر لی جائے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل بزرگوں کے نام لکھوائے گئے۔

۱-خواجہ باقی باللہ صاحبؒ-خواجہ میر درد صاحبؒ۔ ۳-شاہ ولی اللہ صاحبؒ ۴-خواجہ نظام الدین صاحبؒ۔ ۵-خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکیؒ۔ ۶-مخدوم نصیر الدین محمود چراغ صاحب

اس سفر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تقریباً ۱۳ روز دہلی میں مقیم رہے اور ۴ رنومبر ۱۹۰۵ء کو دہلی سے روانہ ہو کر ۵ رنومبر کو قریباً ۱۱ بجے لدھیانہ پہنچ گئے۔

حضرت المصلح الموعودؓ کا سفر برائے دھلی: سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۴۴ء میں یہ خبر دی کہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوشیار پور میں "مصلح موعود" کے عطا ہونے کی بشارت دی گئی تھی۔ آپ ہی اس کے مصداق ہیں۔ چنانچہ آپ سے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان قادیان، ہوشیاپور، لاہور، لدھیانہ، دہلی کے جلسوں میں فرمایا۔ ۱۶ راپریل ۱۹۴۴ء کو دہلی تشریف لائے اور نئی دہلی کی کوٹھی ۱۸-۱۹ ونڈسر پیلس میں قیام فرمایا۔ باقی مہمانان کرام کے قیام کا انتظام فرنیچر ہاؤس کشمیری گیٹ کے وسیع احاطہ میں تھا۔ جلسہ گاہ ہارڈنگ لائبریری کے متصل ملکہ کے باغ میں تھا۔ یہ جگہ ریولے اسٹیشن دہلی کے دوسری طرف بالکل قریب ہی واقع تھی۔ اور پیدل چلنے والے ریلوے پل (جو کاٹھ کا پل کہلاتا ہے) عبور کرنے کے بعد بآسانی دس منٹ میں پہنچ سکتے تھے۔ اس جلسے میں مخالفین احمدیت نے بہت ہنگامہ کیا مگر جس مقصد کے لئے اس کا انعقاد ہوا تھا وہ احسن طریق پر پورا ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا دھلی میں ورود:

اس تاریخی شہر دہلی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ۱۹۹۱ء میں لندن سے دہلی تشریف لائے اور تاریخی مقامات دیکھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دھلی میں ورود:

اس تاریخی شہر کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس بنصرہ العزیز کی قدم بوسی کا شرف ۲۰۰۵ء میں حاصل ہوا۔ آپ نے بھی دہلی کے تاریخی مقامات کی زیارت کی۔

ھماری سیر کی ابتداء: مورخہ ۳۱ رجنوری کو صبح ناشتہ کے بعد ہمارا قافلہ تاریخی مقامات کو دیکھنے کے لئے روانہ ہوا۔ اُن میں سے بعض کے کوائف درج ذیل ہیں:

قلعہ تغلق آباد (دھلی): یہ قلعہ احمدیہ مسجد سے تقریباً ۳ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس قلعہ کے گرد دس سے پندرہ میٹر اونچی فصیل ہے۔ اس کے تیرہ دروازے ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں اس قلعہ کو دیکھنے تشریف لے گئے تھے۔ وہاں حضرت المصلح الموعودؓ پر ایک محویت کی کیفیت طاری ہوگئی۔ جس

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

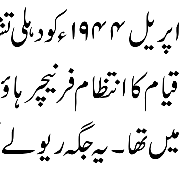

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

کے بارے میں حضورؓ نے فرمایا:.... بدھ ایک بانس کے درخت کے نیچے بیٹھا اور وہ دنیا کے راز کو سوچنے لگا، یہاں تک کہ خدا نے اُس پر یہ راز کھول دیا تب گوتم بدھ نے یکدم اپنی آنکھیں کھولیں اور کہا ''میں نے پالیا، میں نے پالیا۔ میری کیفیت بھی اس وقت یہی تھی۔ جب میں اس مادی دنیا کی طرف واپس لوٹا تو بے اختیار میں نے کہا: ''میں نے پالیا۔ میں نے پالیا'' اس وقت میرے پیچھے میری لڑکی امۃ القیوم بیگم چلی آرہی تھی۔ اُس نے کہا۔ ابا جان آپ نے کیا پالیا؟ میں نے کہا: بہت کچھ پالیا۔ مگر میں اس وقت تم کو نہیں بتا سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں جلسہ سالانہ پر بتاؤں گا کہ میں نے کیا پایا....'' (سیر روحانی صفحہ ۵)

جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء سے آپ نے تقاریر کا سلسلہ شروع کیا جو وقفے وقفے سے ۱۹۵۸ء تک جاری رہا۔ آپؓ نے جن سولہ مادی اشیاء کا مشاہدہ کیا تھا، ان کے مقابل پر عالم روحانی میں ان کے مشابہ اور مماثل امور کو نہایت وجد آفریں پیرایہ میں بیان فرمایا۔ بارہ تقاریر کا یہ مجموعہ سیر روحانی کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

اس قلعہ کو دیکھنے کے بعد ہمارا قافلہ سڑک عبور کر کے **بادشاہ غیاث الدین تغلق** کی قبر کو دیکھنے گیا۔ اس بادشاہ کے بارے میں سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت نظام الدین صاحب اولیاءؒ جو دلی کے ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ ان کے زمانہ کا بھی ایک بادشاہ غیاث الدین تغلق ان کا مخالف ہوگیا۔ وہ اس وقت بنگال کی طرف کسی جنگ پر جا رہا تھا۔ اس نے کہا کہ جب میں واپس آؤں گا تو انہیں سزا دوں گا ان کے مریدوں نے یہ بات سنی تو وہ بڑے گھبرائے اور انہوں نے شاہ صاحب سے آکر کہا کہ حضور جو لوگ شاہی دربار میں رسوخ رکھتے ہیں اگر ان کے ذریعہ بادشاہ کے پاس سفارش ہو جائے تو بہتر ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ہنوز دلی دور است۔ ابھی اس نے لڑائی کے لئے جانا ہے اور پھر دشمن سے جنگ کرنی ہے۔ ابھی سے کسی فکر کی کیا ضرورت ہے۔ (جنگ میں فتح حاصل کر کے غیاث الدین تغلق واپس دہلی کے لئے روانہ ہوا، اور شہر کی فصیل تک پہنچ گیا تو تب بھی شاہ صاحب نے فرمایا۔ ہنوز دلی دور است) ابھی تو فصیل کے باہر ہے اندر تو داخل نہیں ہوا کہ ہمیں گھبراہٹ ہو۔ اسی رات ولی عہد نے فتح کی خوشی میں ایک بہت بڑی دعوت کی، اور شاہانہ جشن منایا۔ ہزاروں لوگ اس دعوت اور رقص و سرور کی محفل میں شریک ہوئے۔ ولی عہد نے اس دعوت کا انتظام ایک بہت بڑے محل کی چھت پر کیا تھا، چونکہ چھت پر بہت زیادہ لوگ اکٹھے ہوگئے تھے۔ اس لئے اچانک چھت نیچے آگری، اور بادشاہ اور اس کے رفقاء سب دب کر ہلاک ہوگئے، صبح جب بادشاہ کی موت کی خبر آئی تو انہوں نے کہا۔ کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ ''ہنوز دلی دور است''

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۳۷-۳۶)

ھمایوں کا مقبرہ: اس مقبرہ میں دوسرے مغل بادشاہ نصیر الدین ہمایوں کی قبر ہے۔ جن کی حکومت ۱۵۳۰ء تا ۱۵۵۶ء تک رہی۔ اس مقبرہ میں مغلیہ خاندان کے کئی بادشاہوں نیز شہزادوں کی بھی قبریں ہیں۔ اس مقبرہ پر نہایت خوشنما اور عظیم الشان عمارت ہے۔ جس میں چاروں طرف خوبصورت باغ ہے۔ چاروں طرف نہریں ہیں جو کسی زمانہ میں پانی سے بھری رہتی تھیں۔ یہ عمارت سرخ رنگ کے پتھر سے تعمیر کی گئی ہے۔ گنبد نہایت خوبصورت سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے۔ اس کی چھت کی بلندی ۸۰ فٹ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آگرہ کا تاج محل ہمایوں کے مقبرے کا ہی تخیّل ہے۔ اسی مقبرہ سے بہادر شاہ ظفر کو گرفتار کر کے اُسے رنگون بھجوا دیا تھا۔

حضرت شیخ نظام الدین اولیاء کا مقبرہ: حضرت شیخ نظام الدین اولیاء (۶۳۶ھ-۱۲۳۸ء) کو بدایوں میں پیدا ہوئے۔ بیس برس کی عمر میں علوم ظاہری کی تعلیم سے فراغت ہوئی تو علوم باطنی کی تحصیل کے لئے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی خدمت میں اجودھن (پاکپتن حال پاکستان) چلے گئے اور حضرت بابا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ آپ نے دلی واپس آکر رشد و ہدایت کا کام تا زیست جاری رکھا۔ آپ کی وفات (۷۲۵ھ-۱۳۲۵ء) کو دہلی میں ہوئی۔ اور یہیں آپ کا مقبرہ ہے جو کہ ہمایوں کے مقبرہ سے قریب ۳ فرلانگ کے ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۹؍اکتوبر ۱۹۰۵ء کو حضرت شیخ نظام الدین اولیاء کے مزار پر تشریف لے گئے تھے۔

افسوس حضرت شیخ صاحب جو دہلی میں قیام توحید کے علمبرداروں میں سے تھے۔ آج اُن کی قبر شرک اور قبر پرستی کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبر پرست مسلمانوں کو ہدایت دے۔ آمین

حضرت امیر خسروؒ کا مزار: حضرت شیخ نظام الدین اولیاء کی قبر سے چند میٹر کے فاصلہ پر جانب جنوب اردو کے مشہور معروف اور سب سے پہلے شاعر حضرت امیر خسرو کا مزار ہے۔ ان کی وفات حضرت نظام الدین اولیاء کے چھ ماہ بعد ہوئی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام امیر خسرو کے مزار پر بھی تشریف لے گئے تھے اور دُعا کی۔

حضرت خواجه قطب الدین بخیار کاکیؒ: خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی حسینی سید ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام جعفر صادقؒ تک پہنچتا ہے۔ آپ کا اسم گرامی کمال الدین بن سید موسیٰ ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں کمال الدین بن احمد بن موسیٰ بیان کیا گیا ہے۔ آپ قصبہ اوش فرغانہ میں (۵۶۹ھ-۱۱۷۰ء) میں پیدا ہوئے۔ خواجہ بختیار کاکیؒ جب ہندوستان تشریف لائے تو سب سے پہلے ملتان پہنچے اور ملتان میں خواجہ بہاء الدینؒ کے پاس قیام کیا۔ ملتان میں ہی بابا فرید الدین صاحبؒ سے آپ کی ملاقات ہوئی تو بابا فریدؒ نے ان کے ساتھ دہلی جانا چاہا مگر انہوں نے بابا فرید الدینؒ کو بڑے پیار سے فرمایا: بیٹا اپنی تعلیم مکمل کر کے دہلی آجانا۔ ملتان سے دہلی پہنچے تو سلطان شہاب الدین التمش نے خواجہ صاحب سے درخواست کی کہ دہلی کے شہر میں قیام کریں۔ لیکن انہوں نے دہلی کے مضافات میں قیام کو ترجیح دی۔ آپ کا قیام تا دم آخر دہلی ہی میں رہا۔ دہلی ہی میں ۶۳۳ھ-۱۲۳۶ء میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کا مزار دہلی میں قطب مینار سے کچھ فاصلے پر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دہلی میں یکم نومبر ۱۹۰۵ء کو حضرت بختیار کاکیؒ کے مزار پر لمبی دعا کی اور واپسی پر ارشاد فرمایا: ''بعض مقامات نزول برکات کے ہوتے ہیں اور یہ بزرگ چونکہ اولیاء اللہ تھے اس واسطے بھی ہم نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی اور اپنے واسطے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور دیگر بہت دُعائیں کیں۔''

(ملفوظات جلد چہارم ص ۵۲۸)

دہلی جانے والے جامعہ احمدیہ کے اساتذہ و طلباء کو بھی مورخہ ۳۱؍جنوری ۲۰۰۸ء کو حضرت بختیار کاکیؒ کے مزار پر اجتماعی طور پر دعا کی توفیق ملی۔

حضرت خواجه باقی بالله صاحبؒ: حضرت خواجہ باقی باللہ ۹۷۱ھ-۱۵۶۳ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد کسی کامل ولی کی تلاش میں کابل سے ۱۵۹۹ء میں لاہور آئے۔ تلاش بسیار کے بعد پھر کابل واپس تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ بعد والدہ سے اجازت لے کر دہلی تشریف لے گئے اور فیروز شاہ تغلق کے قلعہ میں قیام پذیر ہوگئے۔ اسی قیام کے عرصہ میں احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ اور عبدالحق دہلویؒ کو آپ کی شاگردی کی توفیق ملی۔ آپ کی تصنیفات میں سے سلسلۃ الاحرار اور خطوط کا مجموعہ قابل ذکر ہیں۔ خواجہ باقی باللہؒ کی وفات ۱۰۱۲ھ-۱۶۰۳ء کو دہلی میں ہوئی۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔ مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۵ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت باقی باللہ صاحبؒ کی قبر پر تشریف لے گئے اور دُعا کی۔

حالیہ سفر دہلی میں حضرت باقی باللہ صاحبؒ کی قبر پر بھی دعا کا موقعہ ملا۔ آپ کی قبر قطب وعیدگاہ روڈ سنگھاڑا چوک نئی اور پرانی دہلی کے درمیان واقع ہے۔ آج بھی آپ کے سرہانے کی طرف ایک فارسی نظم سنگ مرمر پر کندہ ہے۔

حضرت شاہ ولی اللّٰہ محدث دھلوی: حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ۱۱۱۴ھ-۱۷۰۳ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا ہندوستانی مسلمانوں کی خدمت اور ہندوستان میں اشاعت اسلام کے سلسلے میں سب سے اہم کارنامہ فارسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ ہے۔ اس وقت کے علماء قرآن مجید کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں کرنے کے خلاف تھے لیکن انہوں نے ان کی پرواہ نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لائق اولاد سے نوازا۔ ان میں ممتاز عالم شاہ عبدالعزیز، شاہ عبدالغنی اور شاہ عبدالقادر ہیں۔ شاہ عبدالقادر صاحب نے پہلی بار اردو زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے بارے میں فرماتے ہیں: (ترجمہ از عربی عبارت) ''وہ مجدد تھے۔ عالم ربانی تھے۔ آپ چھوٹے بڑے سب کی نظروں میں امام ہیں۔ جن کی بلند شان میں کسی مومن کو اختلاف نہیں ہے۔''

(حمامۃ البشریٰ روحانی خزائن ج ۷ صفحہ ۲۹۱)

مورخہ ۳۰ محرم ۱۱۷۶ھ بمطابق اگست ۱۷۶۲ء میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی وفات پا گئے۔ آپ کی اور آپ کے صاحبزادگان کی قبریں دہلی دروازہ کے باہر قبرستان مہندیاں میں ہے۔ حالیہ سفر میں ان سب بزرگان کی قبور پر دعا کا موقعہ ملا۔

حضرت خواجه میر درد صاحبؒ: اس سفر میں حضرت خواجہ میر درد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر پر بھی دُعا کا موقعہ ملا۔ آپ کی قبر ''بستی حضرت خواجہ میر درد شکور کی ڈنڈی۔ جواہر نہرو مارگ نئی دہلی-۲ ڈاکٹر ذاکر حسین کالج کے پیچھے موجود ہے۔

تاریخی مقامات: اس سفر میں اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ نے درج ذیل تاریخی مقامات کو بھی دیکھا: لال قلعہ، جامع مسجد، قطب مینار، راشٹرپتی بھون، انڈیا گیٹ، پارلیمنٹ ہاؤس، لوٹس ٹمپل، نہرو میوزیم، نہرو پلاٹانیم، اِندرا گاندھی میوزیم۔

ایک دن ''ورلڈ بک فئر'' کو دیکھنے، جماعت کا لٹریچر تقسیم کرنے اور کتب خریدنے میں صرف کیا گیا۔ یکم فروری ۲۰۰۸ء کو نماز جمعہ انڈیا گیٹ کے ایک پارک میں ادا کی گئی۔ اس سفر میں خاکسار کے علاوہ جامعہ کے اساتذہ میں سے مکرم عبدالمومن راشد صاحب، مکرم مبشر بٹ صاحب، مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب، مکرم محمد نورالدین صاحب، مکرم اظہر احمد خادم صاحب، مکرم شیخ محمود احمد صاحب طلباء کے ہمراہ رہے۔ مورخہ ۴؍فروری شام کو یہ قافلہ بخیر و خوبی قادیان پہنچ گیا۔ (محمد حمید کوثر۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

☆☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کاشف جیولرز — گولبازار ربوہ — 047-6215747

7.6 ارب برسوں میں سورج زمین کو نگل جائے گا

فلکیات کے ماہرین نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ سورج 7.6 ارب برسوں میں زمین کو نگل جائے گا لیکن اگر انسان نے پاس سے گزرنے والے دیوہیکل ایسٹروئیڈ کے جھٹکے کو کرہ ارض کے راستے سے ہٹانے کے لئے استعمال کیا تو نسل انسانی بچ سکتی ہے۔ ڈیلی مرر کے مطابق سیکس یونیورسٹی کے ڈاکٹر رابرٹ اسمتھ کا کہنا ہے کہ یہ بات سائنس فکشن جیسی لگتی ہے لیکن آنے والی صدیوں میں ٹکنالوجی تیار کی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر اسمتھ کی ٹیم پہلے یہ خیال کرتی تھی کہ زمین بچ سکتی ہے لیکن ماہرین نے جو نئے اعدادوشمار تیار کئے ہیں ان میں سورج کے باہری حصہ کے دھکے کے اثرات کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ سورج میں توسیع ہونے سے سمندر ابلنے لگیں گے اور ان کا پانی بھاپ بن کر خلاء میں اڑ جائے گا۔

شنی گرہ پر آسمان سے ہو رہی ہے تیل کی بھاری بارش

قدرتی تیل کی قلت اور اس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ سے جہاں اہل دنیا پریشان ہیں، وہیں شنی گرہ پر آسمان سے تیل کی بارش ہو رہی ہے۔ امریکی خلائی ایجنسی ناسا کے ذریعہ شنی گرہ کے مشن پر بھیجے گئے خلائی شٹل کاسینی سے موصولہ تازہ ترین اعدادوشمار کے مطابق شنی گرہ کے زرد رنگ کے چاند ٹائیٹن پر رقیق ہائیڈروکاربن کی اتنی جھیلیں اور ذخائر موجود ہیں، جتنے کہ دنیا پر نہیں ملتے۔ ان کے علاوہ یہاں آسمان سے بھی تیل کی بارش ہوتی رہتی ہے، جس کے نتیجے میں یہاں درجنوں جھیلوں میں رقیق ہائیڈروکاربن آتھین اور میتھین کی شکل میں جمع ہوگئے ہیں۔ جان ہاپکنس یونیورسٹی میں شنی گرہ پر تحقیق کر رہی ٹیم کے رکن لارنز کے مطابق ٹائیٹن کاربانک آمیز مادے سے ڈھکا ہوا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ کاربونک کیمیائی مادوں کی ایک بڑی فیکٹری ہے تو غلط نہ ہوگا۔ کاربن کا یہ وسیع ذخیرہ ٹائیٹن کے ارضیاتی اور ماحولیاتی مطالعہ کے لئے ایک اہم ذریعہ ثابت ہوگا۔

پالیتھین اپنے آپ تباہ ہو جایا کریں گے تیل کی کھپت آدھی رہ جائے گی

آنے والا وقت پالیمر سائنس کا ہوگا جبکہ پالیتھین اپنے آپ تباہ ہو جایا کریں گے۔ آٹوموبائل میں ایندھن آدھا لگے گا۔ اتنا ہی نہیں قابل کاشت زمین میں ابھی جہاں فصل ۲۰۰ میٹرک ٹن ہوتی ہے وہاں ۳۵۰ ٹن ہوگی۔ یہ دعویٰ لکھنؤ میں ورلڈ فورم آن ایڈوانس میٹریل کی ۱۶ ویں کانفرنس میں کیا گیا۔ یہاں ۵ روز ورکشاپ میں پالیمر سائنس پر تفصیل سے بات چیت کی گئی۔ اس کانفرنس میں ملک کے اور دوسرے ملکوں کے ۳۰ سائنسدانوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر موجودہ پالیمر سائنس کے صدر نارتھ ٹکساس یونیورسٹی کے پروفیسر واسٹوڈبراسٹونے میڈیا کو بتایا کہ لوگوں کو اس تبدیلی والی دنیا میں لے جانے کے لئے یہاں کی ۳۰ کمپنیوں کے ریسرچ پالیمر اور میٹریل سائنس پر بڑی ریسرچ چل رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ۲۰۲۰ء تک آٹوموبائل کی باڈی میں استعمال ہونے والے لوہے کی جگہ پالیمر میٹریل استعمال ہوگا جس سے گاڑیاں ہلکی ہو جائیں گی اور اس سے تیل کی کھپت کم ہوگی۔ براسٹونے کہا کہ ہم خوردنی اشیاء کے لئے ایسے ریسرچ کو تیار کر رہے ہیں جو خوردنی اشیاء سے نکلنے والی گیس کو جذب کریں گے جس سے خوردنی اشیاء نہیں سڑیں گی اور ۲۴ گھنٹے تک محفوظ رہنے والی خوردنی اشیاء تب ۳۰ گھنٹے تک محفوظ رکھی جاسکیں گی۔

نئی بیٹری جسے چارج کرنے کی ضرورت نہیں

جرمنی کے سائنسدانوں نے ایک ایسی بیٹری ایجاد کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے جس کو ریچارج کرنے کی ضرورت نہیں۔ موبائل فونز، نوٹ بک، کمپیوٹر اور آئی پوڈ تمام آلات کو ریچارج ہونے والی لیتھیم آئیون بیٹریز کے طاقت کی فراہمی کی محتاج ہوتی ہے لیکن جرمن سائنسدانوں نے نئی کلاس کی آئینوکینگ آئیونک کنڈکٹر بنایا ہے جو کہ منرل آرگیرو ڈائیٹ کا اسٹرکچر رکھتا ہے۔ اس کنڈکٹر میں چارج الیکٹرون کی صورت میں منتقل نہیں ہوتا بلکہ چارج پارٹیکلز کی صورت میں ٹرانسفر ہوجاتا ہے۔ منرل آرگیرو ڈائیٹ اسٹرکچر ایسے میں لیتھیم آئیون یا چارج پارٹیکلز کو آزادانہ طریقے سے حرکت فراہم کرتا ہے۔ اس طرح آرگیروڈائیٹ کے انفرادی کیمونٹس منرل کے مخصوص اسٹرکچر کو چھیڑے بغیر دوسرے ایٹوں کی جگہ لے لیتے ہیں۔ اس نئی بیٹری کو بنانے کے لئے سائنسدانوں نے منرل میں چاندی کی جگہ لیتھیم جرمنیم کی جگہ فاسفورس اور بعض سلفرایٹوں کی جگہ ہلائیڈس (کلورائیڈ، برومائیڈ یا آئیوڈائیڈ) کو لیا ہے جس کے نتیجہ میں آرگیروڈائیٹ اسٹرکچر وجود میں آیا۔

گزشتہ ۱۰ سالوں میں ہوئے ۵۴ ہوائی حادثات میں ۴۳ پائلٹ ہلاک ہوئے

ملک میں گزشتہ ۱۰ برسوں میں رجسٹرڈ طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کے ۵۴ حادثات میں ۴۳ پائلٹوں اور کو پائلٹوں کی موت ہوئی ہے۔ شہری ہوابازی کے وزیر پرفل پٹیل نے گذشتہ پارلیمنٹ میں وقفہ سوالات کے دوران تحریری جواب میں بتایا کہ ۱۹۹۷ء سے آج تک انڈین سول رجسٹرڈ طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کے ۵۴ حادثات پیش آئے ہیں جن میں ۴۳ پائلٹوں اور کو پائلٹوں کی موت ہوئی ہے۔

کافی سے استقاطِ حمل کے خطرہ میں اضافہ

حال ہی میں فوڈ سٹینڈرڈ ایجنسی نے حمل کے دوران کافی کی مقدار کی یومیہ حد تین سو ملی گرام یا چار کپ مقرر کی ہے لیکن امریکن جرنل آف آبسٹیٹرکس اینڈ گائناکالوجی کے ایک مطالعے نے یہ اخذ کیا ہے کہ ایک دن میں دو سو ملی گرام کافی کی مقدار لینے والی خواتین میں اسقاط حمل کا خطرہ پرہیز کرنے والی خواتین کی نسبت دگنا ہوتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر مشورے میں تبدیلی درکار ہوئی تو وہ اعدادوشمار کا دوبارہ جائزہ لیں گے۔

رائل کالج آف آبسٹیٹریشنز اینڈ گائناکالوجسٹس کے ترجمان اور مشیر امور زچگی او برائن کے مطابق امریکہ میں ہر پانچ میں سے ایک حمل، اسقاط حمل کا شکار ہو جاتا ہے جس سے امریکہ میں ہر سال دو لاکھ پچاس ہزار خواتین متاثر ہوتی ہیں۔ اسقاطِ حمل میں کئی خطرات کارفرما ہوتے ہیں جن میں زچگی کے لئے درکار موزوں اوسط عمر سے بڑھ جانا، ماضی میں اسقاطِ حمل کے واقعات اور بانجھ پن شامل ہیں۔ تاہم زیادہ تر اسقاطِ حمل کی وجوہات مکمل طور پر معلوم نہیں ہوسکیں۔ ☆☆☆

صد سالہ خلافت جوبلی پر سالانہ امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو میڈل اور سندات دینے کا پروگرام

میڈل اور سندات حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دست مبارک سے عطا فرمائیں گے

تمام امراء صاحبان/صدر صاحبان/اور سیکریٹریان تعلیم کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ہندوستان کے ان طلباء کو جو تعلیمی سال 04-2003ء تا 08-2007 میں ذیل کے کوائف کے ساتھ اپنی کلاسوں میں کامیاب ہوئے ہیں، جلسہ سالانہ 2008ء صد سالہ جوبلی خلافت کے موقعہ پر میڈل اور سندات عطا فرمائیں گے۔ درج ذیل شرائط پوری کرنے والے طلباء/طالبات نظارت کے مقررہ فارم پر اپنے تعلیمی کوائف ارسال کریں تا کہ ایسی شرائط پورا کرنے والے طلباء/طالبات کو اپنے میڈل لینے کے لئے قادیان آنے کی اطلاع دی جائے۔

(1) صوبہ کے تعلیمی بورڈ کی کلاسوں یعنی (X) اور (Xii) کے طلباء و طالبات جنہوں نے اپنے امتحان میں 90% اور اس سے زائد نمبرات حاصل کر کے اپنے امتحانات پاس کئے ہیں۔

(2) MA/MSc/BA/Bsc تک کے یونیورسٹی کی سطح تک اپنے ڈگری کورس کے Final Exam میں 80% یا اس سے زائد نمبرات کے ساتھ پاس ہونے والے طلباء کو شامل کیا جائیگا۔

(3) پیشہ وارانہ کورس (Professional Courses) کرنے والے طلباء جنہوں نے اپنے پیشہ وارانہ کورس میں کالج/یونیورسٹی میں پہلی تین پوزیشنوں میں کامیابی حاصل کی ہو۔

(4) ایسے طلباء جنہوں نے اپنے مضامین میں Ph.D مکمل کی ہو۔

مندرجہ بالا انعامات کے لئے تعلیمی سال 04-2003ء تا 08-2007ء خلافت خامسہ کے دور کے طلباء شامل کئے جائیں گے۔ طلائی تمغہ جات کے انعامات کی سکیم اس کے علاوہ ہے، جو یونیورسٹی میں پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء یعنی اول، دوم، سوم آنے والوں کو دیئے جاتے ہیں۔ اس موقعہ پر ایک سند اور تمغہ دیا جائیگا۔ لہذا نظارت کی درخواست ہے کہ تمام جماعتوں میں اس اعلان کو بار بار سنایا جائے تا کہ ایسی شرائط پوری کرنے والا کوئی بھی طالب علم اس انعام کو حاصل کرنے سے محروم نہ رہ جائے۔ تمام کوائف تعلیمی سال 04-2003ء تا 07-2006ء مورخہ 08-4-30 تک اور تعلیمی سال 08-2007ء کے کوائف مورخہ 30 جون 2008ء تک نظارت تعلیم میں پہنچ جانے چاہئیں۔

نوٹ: تمام جماعتوں میں مطلوبہ کوائف کے فارم ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ فارم مکمل کرنے سے قبل ذیل کی ہدایت کو غور سے پڑھ لیں۔

۱۔ صرف ایسے طلباء اور طالبات یہ فارم مکمل کریں جنہوں نے منسلکہ قواعد کے مطابق ۸۰ اور ۹۰ فیصد نمبرات اپنے تعلیمی بورڈ یا یونیورسٹی کے ڈگری کورس کے Final Exam امتحانات میں حاصل کئے ہیں۔

۲۔ درخواست کے ساتھ تصدیق شدہ نمبر کارڈ کی فوٹو کاپی بطور ثبوت پیش کرنی ہوگی۔

۳۔ یہ درخواست بتوسط امیر جماعت/زونل امیر جماعت یا متعلقہ صدر جماعت کی معرفت آنی چاہئے۔

کوائف مطلوبہ: ۱۔ طلباء/طالبات کا مکمل ایڈریس، نام طلبہ، نام والد، نام محلہ، مکان نمبر، نام پوسٹ آفس، ضلع، صوبہ، پن کوڈ ڈاکخانہ، فون نمبر/موبائل نمبر۔ ۲۔ نام بورڈ کلاس جو پاس کی یعنی 10th یا 12th، تعلیمی سال، امتحان کے کل نمبر، نمبرات جو حاصل کئے، ڈویژن یا گریڈ جو حاصل کیا، فیصد حاصل کردہ نمبرات

Professional Course کرنے والے طلباء: کالج/پبلک یونیورسٹی میں پہلی تین پوزیشن میں آنے کا ثبوت پیش کریں، کل نمبرات، حاصل کردہ نمبرات، گریڈ جو حاصل کیا، فیصد نمبرات جو حاصل کئے، تعلیمی سال جسمیں کامیابی حاصل کی۔ **برائے پی ایچ ڈی ڈگری:** نام مضمون جس میں اپنا مقالہ مکمل کیا، جس Field میں Ph.D مکمل کی، کس تعلیمی سال میں Ph.D مکمل کی۔ **(نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)**

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 16935 :: میں محمد انور حسین ولد محمد اصغر حسین مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخان خانپور ملکی (غازی پور) ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6/12/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ خانپور ملکی گاؤں میں ایک مکان ہے اندازاً قیمت دو لاکھ روپئے ہے۔ غازی پور سکول کے نزدیک سڑک کے ساتھ ایک مکان ہے جس کی موجودہ قیمت چار لاکھ روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 16000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید مبارک عالم　　العبد محمد انور حسین　　گواہ سید محمد آفاق احمد

وصیت 16936 :: میں خدیجۃ الکبریٰ ولد شیخ ذوالفقار علی محمود قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائش احمدی ساکن جلپائی گڑی ڈاکخانہ سٹیلائٹ ٹاؤن شپ ضلع جلپائی گڑی صوبہ نارتھ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/12/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 10000 روپئے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی (22 کیرٹ) دو تولے انگوٹھی کانٹے وغیرہ۔ قیمت اندازاً 18000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہِ جنوری 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ ذوالفقار علی محمود　　الامۃ خدیجۃ الکبریٰ　　گواہ سید فہیم احمد

وصیت 16937 :: میں شیخ ذوالفقار علی محمود ولد شیخ محمد علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن ایسٹ سلی گڑی ڈاکخانہ سٹیلائٹ ٹاؤن شپ ضلع جلپائی گڑی صوبہ نارتھ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/12/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ محترم والد صاحب حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4248/76 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہِ جنوری 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید فہیم احمد　　العبد شیخ ذوالفقار علی محمود　　گواہ حبیب الرحمٰن خان

وصیت 16938 :: میں ایم جلیل احمد ولد ایم ہمزہ قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ Arakkinar ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 55 سینٹ زمین مع مکان ہے۔ ہم پانچ بھائی ہیں۔ یہ جگہ مشترکہ جائیداد ہے۔ اس میں سے ایک حصہ میرے ذمہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ظفر احمد　　العبد ایم جلیل احمد　　گواہ شوکت علی بی ایم

وصیت 16939 :: میں محمودہ بیگم زوجہ منیر احمد مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 1967ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11/12/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک جوڑی بالیاں وزن ڈیڑھ تولہ۔ قیمت اندازاً 6100 روپئے۔ ایک جوڑی پازیب چاندی۔ اندازاً قیمت 1200 روپئے۔ جمع شدہ رقم ڈاکخانہ میں 50000 روپئے۔ کل رقم 57300 روپئے۔ مہر بذمہ خاوند مرحوم تھا جس کی وہ ادائیگی نہیں کرسکے۔ خاکسار نے انہیں معاف کردیا ہے۔ حق مہر 2000 روپئے تھا۔ میرا گزارہ آمد از خانہ داری ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی محمد رحمت اللہ　　الامۃ محمودہ بیگم　　گواہ ظہیر احمد خادم

وصیت 16940 :: میں مشرف حسین ولد ابوالقاسم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 21 پیدائشی احمدی ڈاکخانہ سٹیلائٹ ٹاؤن شپ ضلع جلپائی صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23/12/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ محترم والد صاحب بحیات ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ رضاء شیخ　　العبد مشرف حسین　　گواہ شیخ ذوالفقار علی محمود

وصیت 16941 :: میں ناظمہ اختر ولد قریشی غلام احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 1974ء ساکن ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24/1/2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 10000 روپئے بذمہ خاوند۔ طلائی انگوٹھی ایک عدد 4 گرام قیمت اندازاً 3000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم فروری 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی غلام احمد صابر　　الامۃ ناظمہ اختر　　گواہ قریشی انعام الحق

وصیت 16942 :: میں سید منصورہ خاتون بنت سید عبدالمالک مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29/1/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید بشارت احمد　　الامۃ سیدہ منصورہ خاتون　　گواہ سید رشید احمد شمیم

وصیت 16943 :: میں مبارکہ شاہین زوجہ مرزا محمود احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14/1/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ البتہ حق مہر 40000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مرزا محمود احمد　　الامۃ مبارکہ شاہین　　گواہ قریشی مبارک احمد

وصیت 16944 :: میں ناہید اختر زوجہ عبدالرزاق سمیر قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5/2/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 45000 روپئے بذمہ خاوند۔ ہار اور کانٹے وزن 54 گرام۔ پینڈل وزن 12.170 گرام۔ پانچ بالیاں جوڑی وزن 17.500 گرام۔ انگوٹھیاں چار عدد وزن 7.490 گرام۔ زیور نقرئی: چاندی کا سیٹ 30 گرام قیمت 800 روپئے۔ کل قیمت 83754 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ

ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ عبدالرزاق الامۃ ناہید اختر گواہ عبدالرحمٰن نسیم

وصیت 16945:: میں عبدالسلیم کے کے ولد محمد کے کے قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 34 تاریخ بیعت 1999ء ساکن مٹانور ڈاکخانہ مٹانور ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/10/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ سات سینٹ زمین سروے نمبر 117/2B جس میں ایک گھر اندازاً قیمت 400000 روپئے۔ پندرہ سینٹ زمین جس کی اندازاً موجودہ قیمت 210000 روپئے۔ کل قیمت 610000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے وائی شمس الدین العبد کے کے عبدالسلیم گواہ یو منصور احمد

وصیت 16946:: میں پی امین احمد ولد پی عبدالامیر قوم مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن پتہ پریم ڈاکخانہ کاراکونو ضلع ملہ پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/11/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی عبدالامیر العبد پی امین احمد گواہ پی عبدالناصر

وصیت 16947:: میں سلمانہ نرگز بنت فاروق سلمان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کاکناڈو ڈاکخانہ Thrikkakara ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/12/2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ہار 22 کیرٹ سونے کی ایک عدد آٹھ گرام موجودہ قیمت اندازاً 6800 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وی اے محمد الامۃ سلمانہ نرگز گواہ محمد صفوان

وصیت 16948:: میں سلیمہ بی بی زوجہ ڈاکٹر کے ایم منصور احمد قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن آدی ناڈ ڈاکخانہ کاٹل کڈو ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/12/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین بمقام آدی ناڈ 44 سینٹ سروے نمبر 7073 اندازاً قیمت 700000 روپئے۔ طلائی زیورات: ایک عدد ہار 48 گرام اندازاً قیمت 40800 روپئے۔ دو جوڑی 80 گرام قیمت 68000 روپئے۔ بالی ایک سیٹ 12 گرام قیمت 10200 روپئے۔ انگوٹھی دو عدد 6 گرام قیمت 5100 روپئے۔ حق مہر 3000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے محمد سلیم الامۃ سلیمہ بی بی گواہ ٹی شفیق احمد

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Phone No (S) 01872 -224074

(M) 98147-58900

E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

Mfrs & Suppliers of :

Gold and Silver Diamond Jewellery

Shivala Chowk Qadian (India)

بقیہ: مضمون نظام نو اور وصیت از صفحہ 9

آپ نے اپنی جماعت کے افراد کو اس مالی نظام میں شامل ہونے کی یوں تلقین فرمائی کہ تم اس وصیت کی تکمیل میں میرا ہاتھ بٹاؤ۔ وہ قادر خدا جس نے پیدا کیا ہے دنیا اور آخرت کی مرادیں دے دے گا۔

پھر آپ نے فرمایا:

"بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین، اوّلین لکھے جائیں گے.......... میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کرلوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لیے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔"

نیز فرمایا:

"خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھا لو گے (یعنی اس نظام وصیت میں شامل ہو جاؤ گے اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی دل و جان سے کوشش کرتے رہو گے) تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے.......... اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے.......... تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے، ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لیے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔"

پس میرا تمام دنیا کے احمدیوں کے لیے یہ پیغام ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات میں آپ کی خواہشات کے تابع آگے بڑھیں اور مالی قربانی کے اس نظام میں شامل ہو جائیں۔ اپنی اصلاح کی خاطر اور اپنے انجام بالخیر کی خاطر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قدم آگے بڑھائیں اور اس کی جنتوں کے وارث بنیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان برگزیدہ لوگوں کی قبریں بھی دکھائی گئیں جو اس نظام میں شامل ہو کر بہشتی ہو چکے ہیں۔ خدا نے آپ کو فرمایا کہ:

"یہ بہشتی مقبرہ ہے بلکہ یہ بھی فرما کہ: اُنْزِلَ فِيْهَا كُلُّ رَحْمَةٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے۔"

پس جیسا کہ میں نے کہا ہے اس نظام میں پوری مستعدی کے ساتھ شامل ہوں۔ جو خود شامل ہیں وہ اپنے بیوی بچوں کو اور دوسرے عزیزوں کو بھی اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔ میں اپنی اس خواہش کا اظہار پہلے بھی ایک موقع پر کر چکا ہوں کہ 2008ء میں جب خلافت احمدیہ کو قائم ہوئے انشاء اللہ سو سال پورے ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہند ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فی صد ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور یہ افراد جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ نظام وصیت کا نظام خلافت کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی وفات کی خبروں پر جہاں جماعت کی تربیت کی فکر پیدا ہوئی اور آپ نے مالی قربانی کے نظام کو جاری فرمایا وہاں آپ نے جماعت کو یہ خوشخبری بھی دی کہ میری وفات کی خبروں سے غمگین مت ہو کیونکہ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ ایک دوسری قدرت کا ہاتھ سب کو تھام لے گا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

"تم میری اس بات سے...... غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔"

پس رسالہ الوصیت میں نظام خلافت کی پیشگوئی فرمانا یہ ثابت کرتا ہے کہ ان دو نظاموں کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور جس طرح نظام وصیت میں شامل ہو کر انسان تقویٰ کے اعلیٰ معیار اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے اسی طرح خلافت احمدیہ کی اطاعت کا جُوا گردن پر رکھنے سے اس کی روحانی زندگی کی بقا ممکن ہے۔ مالی قربانی کا نظام بھی خلافت کے بابرکت سائے میں ہی مضبوط ہو سکتا ہے۔ پس جب تک خلافت قائم رہے گی جماعت کی مالی قربانیوں کے معیار بڑھتے رہیں گے اور دین بھی ترقی کرتا چلا جائے گا۔

پس میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں نظاموں سے وابستہ رکھے۔ جو ابھی تک نظامِ وصیت میں شامل نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور اللہ کرے کہ ہر احمدی ہمیشہ نظام خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق قائم رکھے اور خلافت کی بقا کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے اور اپنی تمام تر ترقیات کے لئے خلافت کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور ان کو پورا کرنے کی توفیق دے اور سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے ہم سب کا انجام بالخیر فرمائے۔ آمین۔ والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

(الفضل انٹرنیشنل 29 جولائی تا 11 اگست 2005ء)

☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 20th March 2008 | Issue No. 12

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

میں قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استہزا کرنے والوں سے کہتا ہوں کہ اپنے رویہ کو بدلو اور اپنے حدود کے اندر رہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانی کرنے والوں کو بھی اپنی حرکتوں سے باز آنا چاہئے

وہ لوگ جو خدا اور اس کے نبیوں کے مقابل پر کھڑے ہوتے ہیں وہ دنیا کے کیڑے ہیں
اگر یہ اپنی اصلاح نہیں کرتے تو ایک مدت تک مہلت دیکر خدا اپنے عذاب سے ان کو ہلاک کردیتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 مارچ 2008ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک صفت حلیم ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ رحم کرنے والی، معاف کرنے والی اور درگذر کرنے والی ہستی قرار پاتی ہے یہی وہ صفت ہے جس کے نتیجہ میں نافرمانی کی صورت میں نافرمانوں پر فوری طور پر غضب نازل نہیں کرتا بلکہ ان کو ڈھیل دیتا ہے اور ان کی پردہ پوشی کرتا ہے لیکن جب انسان اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو توڑنا شروع کردیتا ہے تو پھر اس کی وہ صفات کام کرنا شروع کردیتی ہیں جن کا تعلق اس کی گرفت اور سزا سے ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہوں پر فرمایا ہے کہ ہم پکڑ میں جلدی نہیں کرتے۔ اللہ اگر پکڑ میں جلدی کرنے لگ جائے تو انسان ہر جرم میں فوری سزا پانے والا بن جائے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ان لوگوں کو بھی ڈھیل دیتا ہے جو اس کے انبیاء پر ظلم کرتے ہیں قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ (سورہ النحل:62)

یعنی اور اگر اللہ انسانوں کا ان کے ظلم کی بناء پر مواخذہ کرتا تو اس (زمین) پر کوئی جاندار باقی نہ چھوڑتا لیکن وہ انہیں ایک طے شدہ میعاد تک مہلت دیتا ہے۔ پس جب ان کی میعاد آ پہنچے تو نہ وہ اس سے ایک لمحہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

فرمایا:۔ تو یہ ہے جواب ان لوگوں کو جو خدا کو نہ ماننے والے ہیں، جو انبیاء سے استہزا کا سلوک کرنے والے ہیں اور جن کو دنیا کی چکا چوندھ نے اندھا کردیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ضرور پکڑتا ہے۔ اس لئے اگر اللہ نے ابھی تک نہیں پکڑا تو یہ نہ سمجھو کہ اللہ کے نبی غلط ہیں یا اللہ کا کوئی وجود نہیں۔ فرمایا آج کل جو کارٹون بنانے والے ہیں یا قرآن شریف کا استہزا کرنے والے ہیں ان کو یہی جواب ہے کہ عذاب میں ڈھیل اسلئے ہے کہ اللہ نے اپنا قانون بنایا ہوا ہے۔ اللہ کی صفت حلیم کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ ایک دم غصہ میں نہیں آتا جب تک اتمام حجت نہ ہو جائے اسلئے یہ نہ سمجھو کہ ڈھیل کا مطلب یہ ہے کہ تم حق پر ہو یا قرآن کریم اس قابل ہے کہ تم اس کو برا بھلا کہتے رہو یا یہ نہ سمجھو کہ تم کو سزا کا نہ ملنا اللہ کے عدم وجود پر دلالت کرتا ہے فرمایا دنیا میں بھی حکومتیں مجرموں کو سزائیں دیتی ہیں لیکن اس دوران تحقیقات وغیرہ میں بھی وقت صرف ہوتا ہے اور ایک حد تک ڈھیل بھی دی جاتی ہے اور پھر قانون حرکت میں آجاتا ہے۔ جب دنیوی حکومتوں کا یہ حال ہے تو پھر حاکم اعلیٰ سے ایسی توقع کیوں رکھی جاتی ہے کہ وہ فوری پکڑے اور اگر نہ پکڑے تو نعوذ باللہ اس کا مطلب یہ ہو کہ یہ دین خدا کا نہیں ہے۔ دنیوی قانون میں تو صرف وہی متاثر ہوتا ہے جو مجرم ہے یا جو اس کے رشتے دار ہیں ان پر بھی اثر ہوتا ہے اگر کوئی پھانسی پر لٹکا دیا جائے تو اس کی نسل تو چلتی رہتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں نسل انسانی کے جرم پر اس کو پکڑنا شروع کروں تو نسل انسانی ختم ہو جائے اگر یہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ پر اس دنیا میں عذاب نازل فرمانا شروع کردے تو اب تک نسل انسانی ختم ہو چکی ہوتی۔

پھر اس آیت میں فرمایا کہ ہر گناہ پر اگر اس دنیا میں گرفت شروع ہو جائے تو اس زمین پر کوئی جاندار باقی نہیں رہے گا یہ اس لئے کہ رحمت خدا نے جو زندگی پیدا کی ہے اگر انسان گناہ کرکے عذاب کا مورد بن جائے گا تو اس کو ختم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی خاطر جو باقی مخلوقات پیدا کی گئی ہیں جو اس کی خدمت پر مامور ہیں جب انسانی زندگی کا خاتمہ کیا جائے گا تو ان مخلوقات کو بھی ختم کردیا جائے گا پس اللہ کے فوری طور پر کسی جرم سے نہ پکڑنے میں بڑی حکمت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی صفت حلیم کو خوب سمجھا تھا جب آپ تبلیغ اسلام کیلئے طائف تشریف لے گئے تھے اور کفار نے آپ کے بدن کو لہولہان کردیا تھا تو فرشتوں کے ان لوگوں کو عذاب کی خبر دینے پر آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت حلیم کا پرتو بن کر فرمایا: اے اللہ میں امید کرتا ہوں کہ ان میں سے تیری عبادت کرنے والے پیدا ہوں گے۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ ایک خدا کی عبادت کرنے والے پیدا ہوئے جو آپ کی جان لینا چاہتے تھے وہ آپ پر جانیں قربان کرنے والے بن گئے۔ پس اللہ کی ڈھیل میں بڑی حکمت ہے اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ حساب نہیں لوں گا بلکہ مواخذہ میں ڈھیل دیتا ہے چنانچہ فرمایا وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا۔ (فاطر:46) ترجمہ:۔ اور اگر اللہ لوگوں کا اس کے نتیجہ میں مواخذہ کرتا جو انہوں نے کمایا تو اس زمین کی پشت پر کوئی چلنے پھرنے والا جاندار باقی نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ ان کو آخری مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے۔ پس جب ان کی مقررہ مدت آجائے گی تو خوب کھل جائے گا کہ یقیناً اللہ اپنے بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

فرمایا۔ اس آیت سے کچھ پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے حلیم ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا۔ (سورۃ فاطر:42)

یعنی اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ وہ ٹل سکیں اور اگر وہ دونوں ایک دفعہ ٹل گئے تو اس کے بعد کوئی نہیں جو پھر انہیں تھام سکے۔ یقیناً وہ بہت بردبار اور بخشنے والا ہے۔

فرمایا تو اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لانے والے نہیں یقیناً وہ اپنی مذموم حرکتوں کی وجہ سے اللہ کی پکڑ کے قابل ہیں لیکن اللہ کی صفت حلمی کی وجہ سے ان کو ڈھیل ملی ہوئی ہے۔ پس میں قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استہزاء کرنے والوں سے کہتا ہوں کہ اپنے اس رویہ کو بدلو جو تم نے آنحضرت ﷺ کے خلاف اپنایا ہوا ہے اللہ تو چند لمحوں میں تمہیں ختم کرسکتا ہے لیکن اللہ نے زمین اور آسمان کو روک رکھا ہے پس وہ اللہ جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے اس کی طرف جھکو اور اپنی حدود کے اندر رہو۔ اس آیت میں دوبارہ یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنا عذاب نازل کرے گا تو ان تمام چیزوں کو بھی ختم کردے گا جو تمہاری زندگی کی ضامن ہیں نہ جانور باقی رہیں گے نہ پرندے۔ فرمایا یہ جو برڈ فلو کے نتیجے میں بیماریاں پھیل رہی ہیں یا گائیوں پر بیماریاں آرہی ہیں یہ اس کی ایک جھلک ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے وہ ایک آخری مدت تک مہلت دیتا ہے جب وہ مدت آجائے اور انسان اپنے اندر تبدیلی نہ کرے تو پھر مزید ڈھیل نہیں ملتی۔ پھر صفت حلیم یا صفت حلیم کی بجائے دوسری صفات اپنا کام کرتی ہیں۔ فرمایا اس آیت میں اور دوسری آیات میں جو دابہ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس سے مراد زمین کے کیڑے ہیں پس یہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ لوگ جو خدا اور اس کے نبیوں کے مقابل پر کھڑے ہوتے ہیں وہ دنیا کے کیڑے ہیں اگر یہ اپنی اصلاح نہیں کرتے تو جس طرح کیڑے مکوڑوں کو مسل دیا جاتا ہے ان کو بھی اسی طرح ختم کردیا جائے گا۔

فرمایا: یہ تو میں نے ان لوگوں کی مثالیں دی ہیں جو زمانہ حال میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق توہین آمیز کلمات کہتے ہیں لیکن قرآن کریم کی ان آیات میں ان لوگوں کیلئے بھی سبق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانیوں سے باز نہیں آتے پس اللہ کی چھوٹ سے غلط فائدہ نہ اٹھاؤ اس کتاب کے ماننے والوں کی تو اور بھی زیادہ ذمہ داری ہے کہ اس غلط راوش سے باز آئیں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کو جاری کرتے ہوئے فرمایا:۔

میں احمدیوں کو بھی کہتا ہوں جو جلد بازی کرتے ہیں اللہ نے عذاب کیلئے ایک مدت مقرر کی ہوئی ہے جب وہ مدت آجاتی ہے تو پھر نہ ایک قدم آگے جاسکتی ہے اور نہ ایک قدم پیچھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کو غلبہ عطا فرمائے گا اور انشاء اللہ یہ غلبہ ہوگا آپؑ کے الہامات میں اس کے لئے کوئی معین وقت نہیں بلکہ بغتۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ہمارا کام ہے کہ دعائیں کریں اور انتظار کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام زندگی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ آپ کے ساتھ تھا اور جماعت اللہ کے فضل سے آگے بڑھ رہی ہے اور بڑھتی چلی جائے گی۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اعمال صالحہ کی طرف توجہ دیں۔ اللہ ہمارے دلوں کو پاک کرے اور ہم سے ایسے اعمال سرزد ہوں جو اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔ ☆☆☆